قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعۃ المبارک 30 ستمبر 2022ء | 3 ربیع الاول 1444 ہجری قمری | 30 تبوک 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 210

ارشادِ باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا قُمۡتُمۡ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡہَکُمۡ وَاَیۡدِیَکُمۡ اِلَی الۡمَرَافِقِ وَامۡسَحُوۡا بِرُءُوۡسِکُمۡ وَاَرۡجُلَکُمۡ اِلَی الۡکَعۡبَیۡنِ (المائدہ: 7)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم نماز کی طرف جانے کے لئے اٹھو تو اپنے چہروں کو دھولیا کرو اور اپنے ہاتھوں کو بھی کہنیوں تک۔ اور اپنے سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں بھی دھو لیا کرو۔

فرمان خلیفہ وقت

حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان اور مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا منہ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کی وہ تمام بدیاں ڈھل جاتی ہیں جن کا ارتکاب اس کی آنکھوں نے کیا ہو۔ پھر جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کی وہ تمام غلطیاں دُھل جاتی ہیں۔ جو اس کے دونوں ہاتھوں نے کی ہوں۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک اور صاف ہو کر نکلتا ہے۔ پھر جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو اس کی وہ تمام غلطیاں پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ ڈھل جاتی ہیں جس کا اس کے پاؤں نے ارتکاب کیا ہو۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک اور صاف ہو کر نکلتا ہے۔

(مسلم کتاب الطھارۃ باب خروج الخطاء مع ماء الوضوء حدیث نمبر 465)

تو یہ ہے وضو کی اہمیت۔ لیکن اس سے یہ بھی مطلب نہیں لے لینا چاہئے کہ جان بوجھ کر غلطیاں کرتے رہو، بدنظریاں کرتے رہو، دوسروں کے حقوق مارتے رہو، اپنے مفاد کے لئے دوسروں کو دھوکہ دیتے رہو اور پھر وضو کرلو تو پاک ہو گئے۔ یہ بڑا واضح حکم ہے کہ اگر تم رحمٰن کے بندے ہو تو پھر اس کا خوف بھی دل میں رکھو۔ تو جو اللہ کا خوف دل میں رکھنے والا ہو گا وہ عادی مجرم نہیں ہو گا بلکہ انجانے میں جو غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں اور ان پر وہ فکرمند رہتا ہے ان سے انسان پاک ہو جاتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 14 اپریل 2006ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- نعت رسول مقبولؐ (منظوم)
- خلاصہ اختتامی خطاب برموقع نیشنل سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ یوکے
- بنیادی مسائل کے جوابات
- This Week with Huzoor
- حضرت مولوی حافظ فضل الدینؓ کے حالات زندگی
- کیلنڈر کی آپ بیتی

فرمانِ رسولؐ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مَیں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور بتایئے۔ آپؐ نے فرمایا (سردی وغیرہ کی وجہ سے، موسم کی جو بھی شدت ہوتی ہے اس وجہ سے) دل نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد میں دُور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ بھی ایک قسم کا رِباط یعنی سرحد پر چھاؤنی قائم کرنے کی طرح ہے۔ آپؐ نے یہ بات دو دفعہ فرمائی۔

(مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل اسباغ الوضوء علی مکارہ حدیث 475-476)

حضرت سلطان القلم کے رشحاتِ قلم

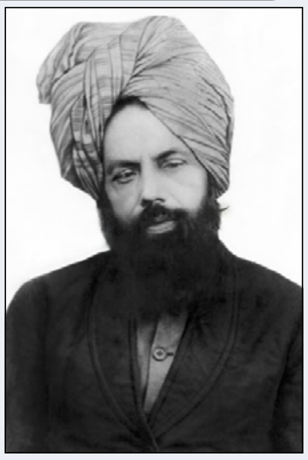

- اطباء کہتے ہیں کہ اگر کوئی ہر روز منہ نہ دھوئے تو آنکھ آجاتی ہے اور یہ نزول الماء کا مقدمہ ہے اور بہت سی بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ پھر بتلاؤ کہ وضو کرتے ہوئے کیوں موت آتی ہے۔ بظاہر کیسی عمدہ بات ہے۔ منہ میں پانی ڈال کر کلی کرنا ہوتا ہے۔ مسواک کرنے سے منہ کی بدبو دور ہوتی ہے۔ دانت مضبوط ہو جاتے ہیں اور دانتوں کی مضبوطی غذا کے عمدہ طور پر چبانے اور جلد ہضم ہو جانے کا باعث ہوتی ہے۔ پھر ناک صاف کرنا ہوتا ہے۔ ناک میں کوئی بدبو داخل ہو۔ تو دماغ کو پراگندہ کر دیتی ہے۔ اب بتلاؤ کہ اس میں برائی کیا ہے۔ اس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی طرف اپنی حاجات لے جاتا ہے اور اس کو اپنے مطالب عرض کرنے کا موقع ملتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 152-153 ایڈیشن 1984ء)

- شریعت اسلام نے جو نہایت درجے پر ان صفائیوں کا تقید کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا وَالرُّجۡزَ فَاہۡجُرۡ یعنی ہر ایک پلیدی سے جُدا رہ۔ یہ احکام اِسی لئے ہیں کہ تا انسان حفظانِ صحت کے اسباب کی رعایت رکھ کر اپنے تئیں جسمانی بلاؤں سے بچاوے۔ عیسائیوں کا یہ اعتراض ہے کہ یہ کیسے احکام ہیں جو ہمیں سمجھ نہیں آتے کہ قرآن کہتا ہے کہ تم غسل کر کے اپنے بدنوں کو پاک رکھو اور مسواک کرو، خلال کرو اور ہر ایک جسمانی پلیدی سے اپنے تئیں اور اپنے گھر کو بچاؤ۔ اور بدبوؤں سے دُور رہو اور مُردار اور گندی چیزوں کو مت کھاؤ۔ اس کا جواب یہی ہے کہ قرآن نے اُس زمانہ میں عرب کے لوگوں کو ایسا ہی پایا تھا اور وہ لوگ نہ صرف رُوحانی پہلو کے رُو سے خطرناک حالت میں تھے بلکہ جسمانی پہلو کے رُو سے بھی اُن کی صحت نہایت خطرہ میں تھی۔ سو یہ خدا تعالیٰ کا اُن پر اور تمام دنیا پر احسان تھا کہ حفظانِ صحت کے قواعد مقرر فرمائے۔

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 332)

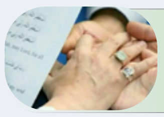

دربارِ خلافت

سنگاپور دورہ پر اپنوں اور غیروں کی کیفیات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو گننا اور اس کی انتہا جاننا تو ممکن نہیں کیونکہ جب ہم سمجھتے ہیں کہ ہم فضلوں کی حدوں کو چھونے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ فوراً ہی ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے اور ہماری اس غلط فہمی کو دور کر دیتا ہے کہ جن باتوں کو تم بیشمار فضل سمجھتے ہو، یہ تو ابھی ابتدا ہے۔ اب میں تمہیں ایک قدم اَور آگے بڑھاتا ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا شمار اور اُس کی انتہا جاننا انسانی بس سے باہر ہے۔ خاص طور پر جب اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں کا سلسلہ ہر موڑ پر کھڑا ہمیں ایک اور خوشخبری سنا رہا ہو جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے ہیں اور جن کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔فضلوں کی انتہا کا ذکر تو دور کی بات ہے، مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ کس فضل کو لے کر بات شروع کروں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ایک خلاصہ مَیں پیش کروں گا جو ان سات ہفتوں کے دوران سفر میں ہمیں نظر آئے۔ ان جگہوں کی کچھ تفصیل تو وکیل التبشیر صاحب کی رپورٹس جو الفضل کو وہ بھیج رہے ہیں، اُس میں شائع ہو رہی ہیں، اُس میں سے بعض لوگوں نے پڑھ لی ہوں گی لیکن بعض باتوں کی تصویر کھینچنا، تصویر کَشی کرنا اور بیان کرنا ممکن نہیں ہوتا۔غیروں کے تأثرات جو غیر جماعت کا ذکر کرتے ہوئے کرتے ہیں، اُن کا سو فیصد بیان نہ مَیں کرسکتا ہوں، نہ کوئی اور کرسکتا ہے۔ ہاں ایم ٹی اے پر کچھ حد تک یہ دیکھے جاسکتے ہیں، شاید کچھ آ بھی گئے ہوں۔ انگریزی دان طبقے کے لئے پریس ڈیسک نے اس دفعہ اچھا انتظام کیا ہوا تھا اور دورے کے جو مختلف خاص اہم مواقع تھے اُن کی خبر دنیا کے احمدیوں تک پہنچتی رہی ہے۔ بہرحال ہر دورہ اور ہر دن ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اُس کے شکر کے مضمون کی نئی آگاہی دیتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت مہیا کرتا ہے۔ بہرحال اب اس تمہید کے بعد مَیں حالاتِ سفر اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر کرتا ہوں۔ ہمارے دورے کی پہلی منزل سنگاپور تھی۔ سنگاپور ائیر پورٹ پر سنگاپور کے احمدیوں کے علاوہ انڈونیشیا اور ملائشیا کے بعض عہدیداران مرد و خواتین بھی آئے ہوئے تھے اور اُن سب کی ایک عجیب جذباتی کیفیت تھی جس کا کچھ اندازہ آپ کو ایم ٹی اے پر خطبے کے دوران بعض جھلکیاں دیکھ کے ہو گیا ہو گا۔ بہرحال سنگاپور کا یہ دورہ تقریباً دس دن کا تھا اور اس میں انڈونیشیا، ملائشیا، برونائی، فلپائن، تھائی لینڈ، کمبوڈیا، ویتنام، پاپوا نیوگنی، سری لنکا، انڈیا اور میانمار سے آنے والے احمدیوں اور وفود سے ملاقات ہوئی۔ انڈونیشیا سے تقریباً اڑھائی ہزار کی تعداد میں احمدی آئے ہوئے تھے اور ان میں سے اکثر احمدی کوئی ایسے اچھے کھاتے پیتے نہیں تھے لیکن وفا اور اخلاص سے پُر تھے۔ بعض قرض لے کر یا اپنی کوئی چیز بیچ کر یا جائداد بیچ کر سفر کا خرچ کر کے آئے تھے۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی ایک دفعہ شاید سفر کے دوران کسی خطبہ میں ذکر کر چکا ہوں کہ ان لوگوں کو فکر تھی تو یہ کہ ہمارے دین کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ دین پر قائم رکھے۔ ان میں سے وہ لوگ بھی تھے جو بڑے عرصے سے تقریباً ایک سال سے گھر سے بے گھر ہیں۔ وہاں کے رہنے والوں نے اُن کو اُن کے گھروں سے نکال دیا ہے اور عارضی shelter میں رہ رہے ہیں لیکن انہوں نے اپنے ایمان کو قربان نہیں کیا ہے بلکہ اِن کے ایمان مزید مضبوط ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ جو جماعتی مصروفیات ہوتی ہیں، meetings ہیں، ملاقاتیں ہیں، کلاسیں ہیں۔غیروں کے ساتھ جو دوسرے پروگرام تھے، وہ یہاں سنگاپور میں بھی ہوئے۔ ایک پروگرام reception کا تھا، جس میں انڈونیشیا سے آنے والے غیر از جماعت بھی شامل تھے، جن میں پروفیسر بھی تھے، سکالرز بھی تھے، سیاستدان بھی تھے۔ پڑھا لکھا طبقہ تھا اُن میں سے بعض جرنلسٹ بھی تھے۔ دو اخباروں کے جرنلسٹ بھی آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے انٹرویو لیا اور جماعت کے بارے میں تعارف اور جو کچھ جماعت کے ساتھ وہاں ہو رہا ہے اُس کے بارے میں اُن سے کچھ باتیں ہوئیں۔مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے جو احباب شامل ہوئے اُن میں جیسا کہ میں نے کہا غیر از جماعت بھی تھے، ان کی تعداد اڑتالیس افراد پر مشتمل تھی۔ ان میں یونیورسٹی کے پروفیسر، سابق ممبر پارلیمنٹ، ایک مذہبی جماعت ’’نَهْضَةُ الْعُلَمَاء‘‘ کے آٹھ نمائندگان بھی اس میں شامل ہوئے اور اُن میں سے ایک یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں جو میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔لیکچر جو تھوڑا سا مختصر خطاب تھا وہ سننے کے بعد کہنے لگے کہ انڈونیشیا آ کے ہماری یونیورسٹی میں بھی لیکچر دیں ہم وہاں arrange کرتے ہیں۔ میں نے کہا اگر آپ کر سکتے ہیں تو بڑی اچھی بات ہے لیکن جو لوگ وہاں شور مچائیں گے اس کا شاید آپ کو اندازہ نہیں۔ بہرحال اُن میں شرافت بہت تھی۔بعض سعید فطرت تھے حالانکہ علماء کی کونسلوں کے ممبر تھے۔

(خطبہ جمعہ 15/ نومبر 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

نعت رسول مقبولؐ

ہر تصوّر سے ماورا ہیں آپؐ
خاصِ تخلیقِ کبریا ہیں آپؐ

آپؐ احمد بھی ہیں محمد بھی
مصطفیٰ آپؐ، مجتبیٰ ہیں آپؐ

آپؐ مظہر ہیں حسنِ کامل کے
ذاتِ باری کا آئینہ ہیں آپؐ

قاب قوسین پر ہیں متمکن
بشریت کی انتہا ہیں آپؐ

دین و دنیا کی رہبری کے لیے
بخدا نائبِ خدا ہیں آپؐ

ماضی و حال ہوں کہ مستقبل
ہر زمانے کا معجزہ ہیں آپؐ

آپؐ سرخیل ہیں رسولوں کے
نازشِ جملہ انبیاء ہیں آپؐ

آپؐ خیر البشر ہیں، خیر الخلق
ابتدا آپؐ، انتہا ہیں آپؐ

آپؐ ہی ہیں دعائے ابراہیمؑ
اور کعبے کی التجا ہیں آپؐ

میم جب گر گیا تو راز کھلا
اپنے محبوب میں فنا ہیں آپؐ

آپؐ ہی ہیں طبیبِ روحانی
ہر مرض کی فقط دوا ہیں آپؐ

آصف محمود ڈار

خلاصہ اختتامی خطاب برموقع اُنتالیسواں نیشنل سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ یوکے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مؤرخہ 18/ ستمبر 2022ء بمقام اولڈ پارک فارم کنگسلے، یوکے

جماعت کا عقل وحکمت اور تجربہ کے لحاظ سے جو بہتر حصہ کہلا سکتا ہے وہ، وہ لوگ ہیں جو آپ انصار کی عمر کے ہیں۔ پس عبادتوں کے معیار، اعلیٰ اخلاق اور دوسری نیکیوں کے لحاظ سے بھی انصار اللہ ہی وہ تنظیم ہونی چاہئے جو نمونے قائم کرنے والی ہو۔۔۔ اگر ہمارا نعرہ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کا ہے تو اپنے نفس کو پہلے پاک صاف کرنا ہوگا، پس اصل کام اب انصار اللہ کا مامور زمانہ کے ساتھ جُڑ کر دنیا کو خدائے واحد کے آگے جھکانا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہے

حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد ارشاد فرمایا! ابھی کچھ دیر پہلے مَیں نے لجنہ سے خطاب کیا تھا اور اُنہیں بعض باتوں کی طرف توجہ دلائی تھی، یہ باتیں صرف عورتوں کے لئے نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں اِن باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں مردوں اور عورتوں دونوں کو مخاطب کر کے یہ نیکیاں اپنانے اور اُن کی طرف توجہ کرنے کا کہا ہے۔

خلیفۂ وقت کی کہی گئی بات کا ہر ایک احمدی اپنے آپ کو مخاطب سمجھے

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ نصائح کا مخاطب اپنے آپ کو نہیں سمجھتے اور اپنے گریبان میں نہیں جھانکتے بلکہ جماعت کے کسی مخصوص طبقہ یا ملک کو اِس کا مخاطب قرار دیتے ہیں، اِس تناظر میں حضور انور ایدہ اللہ نے تصریح فرمائی! جب اب کہ ٹی وی کے ذریعہ تمام دنیا رابطوں کے لحاظ سے ایک ہوگئی ہے، ہر احمدی، ہر بات کا جو خلیفۂ وقت کی طرف سے جماعت کی بہتری کے لئے کہی جارہی ہے، مخاطب سمجھے اور اُس پر عمل کرنے کی کوشش کرے تو ایک انقلاب ہے جو ہم اپنی حالتوں میں لاسکتے ہیں۔ پس پہلی بات تو یہ ہے جو باتیں مَیں نے لجنہ میں کی ہیں اِن کا انصار اپنے آپ کو بھی مخاطب سمجھیں۔

انصار اللہ کو خاص طور پر اِس بات کا خیال رکھنا چاہئے

پس انصار اللہ کی عمر کو پہنچے ہوئے مرد جو اپنی سوچ کی بلوغت کو بھی اپنی عمر کے لحاظ سے پہنچ چکے ہیں اُنہیں خاص طور پر اِس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہر نیکی کی بات جماعت کے کسی بھی طبقہ کو مخاطب کر کے کی جارہی ہے اِسے ہم نے نہ صرف اپنے پر لاگو کرنا ہے بلکہ دوسروں کے سامنے نمونہ بن کر حقیقی اسلامی معاشرہ قائم کرنا ہے۔

اپنے جائزے لیں

حضور انور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کو بابت تقویٰ جو مختلف مواقع پر نصائح فرمائیں، اِس حوالہ سے چند باتیں آپ سے کرنا چاہوں گا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا! انصار اللہ کی عمر کے لوگ اپنی عقل اور تجربہ کے لحاظ سے انتہاء کو پہنچے ہوئے ہوتے ہیں، پس یہ بات اِن سے یہ بھی تقاضہ کرتی ہے کہ وہ اپنی دینی، روحانی اور اخلاقی حالتوں کے بھی اعلیٰ نمونے دکھائیں۔ اپنے جائزے لیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کو مان کر ہم نے اپنے اندر کیا تبدیلی پیدا کی ہے اور دوسروں کو اِس سے کیا فائدہ ہم پہنچا رہے ہیں۔

انصار اللہ ہی وہ تنظیم ہونی چاہئے جو نمونے قائم کرنے والی ہو

ایک موقع پر آپؑ نے فرمایا! ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ ایک نمونہ بنانا چاہتا ہے، پس جماعت کا عقل وحکمت اور تجربہ کے لحاظ سے جو بہتر حصہ کہلا سکتا ہے وہ، وہ لوگ ہیں جو آپ انصار کی عمر کے ہیں۔ پس عبادتوں کے معیار، اعلیٰ اخلاق اور دوسری نیکیوں کے لحاظ سے بھی انصار اللہ ہی وہ تنظیم ہونی چاہئے جو نمونے قائم کرنے والی ہو اور یہ اُس وقت ہوسکتا ہے جب انسان کے دل میں تقویٰ ہو، تبھی انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہوتا ہے، تبھی انسان کے عبادتوں اور اخلاق کے اعلیٰ معیار قائم ہوتے ہیں، تبھی ایک انسان حقیقی انصار میں شمار ہوسکتا ہے۔

تبھی ہم حقیقی انصار کہلا سکتے ہیں

حضرت مسیح موعودؑ اِسی وجہ سے اپنے ماننے والوں کو بے شمار جگہ بڑے درد کے ساتھ تقویٰ پر چلنے کے بارہ میں بار بار نصیحت فرماتے رہے کیونکہ تقویٰ ایک بنیادی چیز ہے، چنانچہ ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں۔ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِیۡنَ ہُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ (النحل:129) یقیناً اللہ اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو احسان کرنے والے ہیں۔ پس ہر ایک ہم میں سے جائزہ لے کہ کس حد تک ہم میں تقویٰ ہے اور ہمارے احسان کرنے کے کیا معیار ہیں تبھی ہم حقیقی انصار کہلا سکتے ہیں۔

ہم جب یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ ہم انصار اللہ ہیں

اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں، اُس کے دین کے مددگار ہیں تو پھر یہ خصوصیت بھی پیدا کرنی ہوگی کہ تقویٰ بھی ہو اور محسن بھی ہم ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو ہماری کسی مدد کی ضرورت نہیں، وہ سب طاقتوں کا ملک ہے، یہ اُس کا احسان ہے کہ اُس نے ایک نظام قائم فرمایا اور یہ نظام بنا کر فرمایا کہ تم اِس نظام کا حصہ بن جاؤ اور میرے دین کے مددگار بن جاؤ تو مَیں تمہیں اِس طرح سمجھوں گا جس طرح تم اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار ہو لیکن یہ یاد رہے کہ مَیں صرف اُنہیں دین کے مددگار سمجھوں گا جو تقویٰ کو اختیار اور احسان کرنے والے ہیں۔

پس یہ سوچ ہے جو ہم میں سے ہر ناصر کی ہونی چاہئے

اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو انسان کی حیثیت ہی کیا ہے کہ یہ دعویٰ کرے مَیں انصار اللہ ہوں، اللہ تعالیٰ کا مددگار ہوں۔ ہم تو اُس کے فضل کے بغیر ایک کے بعد دوسرا سانس بھی نہیں لے سکتے، پس وہ فرماتا ہے کہ مَیں تمہیں اپنے دین کا مددگار قبول کرتا ہوں اور میری مدد تمہارے ساتھ ہوگی بشرطیکہ تم تقویٰ پر چلو اور نیکیاں بجالانے والے ہو۔ پھر ہمارے کاموں کے جو ہم اُس کی خاطر کرتے ہیں ایسے بھرپور نتائج نکلیں گے کہ نظر آئے گا کہ واقعی یہ لوگ انصار اللہ ہیں اور اِس وجہ سے اللہ بھی اِن کے کاموں میں بے انتہاء برکت عطاء فرماتا ہے۔ پس یہ سوچ ہے جو ہم میں سے ہر ناصر کی ہونی چاہئے کیونکہ اِس کے بغیر ہماری بیعت کا مقصد ہی کوئی نہیں رہتا۔۔۔ اگر ہمارا نعرہ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کا ہے تو اپنے نفس کو پہلے پاک صاف کرنا ہوگا، پس اصل کام اب مامور زمانہ کے ساتھ جُڑ کر انصار اللہ کا یہ ہے کہ دنیا کو خدائے واحد کے آگے جھکانا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا۔

ہم حقیقی انصار اُس وقت بن سکتے ہیں جب عمدہ بیج بنیں

حضرت مسیح موعودؑ اپنے اندرونی جائزے لینے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔ میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اِس لئے کہ تخم ریزی کی جائے کہ جس سے وہ پھل دار درخت ہوجائیں، پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اُس کا اندرونہ اور باطنی حالت کیسی ہے۔ فرمایا! اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اُس کی زبان پر کچھ اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا (اِس عمر کو پہنچ کر پھر خاتمہ بالخیر کی بھی فکر ہوتی ہے) فرمایا! اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے ایک جماعت جو دل سے خالی اور زبانی دعوے کرتی ہے، وہ غنی ہے پرواہ نہیں کرتا۔ پس ہم حقیقی انصار اُس وقت بن سکتے ہیں جب عمدہ بیج بنیں۔ اِس کے لئے اللہ تعالیٰ اور آنحضرتؐ کے حکموں پر چلنا اور زمانہ کے امام اور مامور کی کامل پیروی اور اطاعت کرنا ضروری ہے۔۔۔ ہمارے قول وفعل کا ایک ہونا جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا ہوگا وہاں ہماری نسل کی اصلاح کا بھی ذریعہ ہوگا اور ہمیں یہ تسلی ہوگی کہ ہم اپنی نسلوں میں بھی تقویٰ اور نیکی کی جڑ لگا کر جارہے ہیں، وہ پیوند لگا کر جارہے ہیں جس سے اگلی نسل بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ جُڑ کر وہ پھل دار درخت بنیں گے جن پر نیکیوں کے پھل لگتے ہیں۔

چالیس سال کی عمر میں ایسی سوچیں زیادہ شروع ہوجاتی ہیں

ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں جب لوگ ایسی بڑی عمر کو پہنچتے ہیں اُن کے بچے بھی بڑے ہورہے ہوتے ہیں تو اُن کی ضروریات (تعلیم ومتفرق) کی اُنہیں زیادہ فکر شروع ہوجاتی ہے، چالیس سال کی عمر ایسی ہے جب یہ سوچیں زیادہ شروع ہوجاتی ہیں اور پھر بعض لوگ جو دنیا میں ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں یا جن کو خدا تعالیٰ پر توکل کم ہوتا ہے وہ اِن اخراجات کو پورا کرنے کے لئے مختلف (جائز یا ناجائز) حیلے اور طریقے تلاش کرتے ہیں جو بسا اوقات ناجائز بھی ہوتے ہیں۔۔۔ حتّٰی کہ بعض احمدی بھی یہ کام کرتے ہیں اور پھر دنیاوی معاملات میں نہیں بلکہ چندوں کی ادائیگی میں بھی اپنی آمد غلط بتادیتے ہیں حالانکہ اِس میں اِن کے لئے واضح کر دیا گیا ہے کہ اگر شرح سے چندہ نہیں دے سکتے تو چھوٹ لے لیں لیکن غلط بیانی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تمہارے اندر تقویٰ ہے تو وہ خود انتظام کردے گا یا تھوڑے میں ایسی برکت عطاء فرمادے گا کہ غیر محسوس طریقہ پر اخراجات پورے ہونے کے سامان ہوتے ہیں۔

وہ مقام جب اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے لئے کافی ہوجاتا ہے

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا! یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے، وہ بڑا طاقت والا ہے۔ جب اُس پر کسی امر پر بھروسہ کروگے تو وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا، پس اللہ تعالیٰ پر توکل ضروری ہے اور یہ بغیر تقویٰ کے پیدا نہیں ہوسکتا۔ پس اگر ہم اپنی حالتوں حقیقت میں ایسی تبدیلی پیدا کرلیں جب دین دنیا پر مقدم ہوجائے تو یہی حقیقی تقویٰ اور یہی وہ مقام ہے جب اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے لئے کافی ہوجاتا ہے۔

حقیقی انصار ہونے کی روح

حضور انور ایدہ اللہ نے خطاب کے اختتامی حصہ میں ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ متّقی کے راستہ کی تمام دُنیوی روکیں دُور فرمادیتا ہے جو اُس کے دین کے کام میں حارج ہوں، پس اگر دنیاوی کاموں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے نمازوں کی وقت پر ادائیگی ہم کر رہے ہیں اور اِسی طرح دوسرے دنیاوی کاموں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جماعتی اور دینی کاموں کو ترجیح دے رہے ہوں تو وہ سب طاقتوں کا مالک خدا فرماتا ہے کہ مَیں تمہارے ساتھ ہوں، تمہاری فکروں کو دُور کروں گا۔ پس انسان نے خدا تعالیٰ کی کیا مدد کرنی ہے، اللہ تعالیٰ ہے جو ہمیں دینی خدمت کا موقع دیتا ہے، ہماری نیکیوں کے ہمیں اجر دیتا ہے، ہماری ضروریات پوری فرماتا ہے اور پھر اِن تمام نوازشوں کے بعد ہمیں اپنے دین کے مددگاروں میں شامل کرنے کا اعلان فرمادیتا ہے۔ کتنا مہربان ہے ہمارا خدا، کس قدر دیالو ہے ہمارا خدا، اِس کا کبھی ہم احاطہ ہی نہیں کرسکتے۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حقیقی شکر گزار بندے بنتے ہوئے، اُس کے حکموں پر چلتے ہوئے، تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے والے بنیں اور یہی ہمارے حقیقی انصار ہونے کی روح ہے۔ اللہ تعالیٰ اِس کی ہم سب کو توفیق عطاء فرمائے۔

(قمر احمد ظفر۔ نمائندہ الفضل آن لائن جرمنی)

ظہیر احمد خان۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن

بنیادی مسائل کے جوابات

قسط 33

سوال: ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیان فرمودہ تفسیر میں سے حاملہ عورتوں پر چاند گرہن کے اثرات کے بارہ میں ایک اقتباس بھجوا کر دریافت کیا کہ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس وقت حاملہ عورت نہ سوئے اور نہ ہی کوئی چھری چاقو وغیرہ استعمال کرے، اس کی کیا حقیقت ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 10 مارچ 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطاء فرمایا:

جواب: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اس نے اپنے حکم سے چاند، سورج، سیاروں اور ستاروں کو انسان کی خدمت پر مقرر فرمایا ہے۔ اس لئے ان اجرام فلکی سے نکلنے والی شعاعیں اور ذرات مختلف انداز سے زمین اور زمین پر موجود اشیاء پر کئی طریقوں سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ عام زندگی میں سورج کی طرف دیکھنے سے ہماری بینائی پر کوئی بہت زیادہ بُرا اثر نہیں پڑتا لیکن سورج گرہن کے وقت بعض صورتوں میں سورج کی طرف دیکھنا انسانی بینائی کے ضائع کرنے کا باعث ہو جاتا ہے۔

اسی طرح ہمارے مشاہدہ میں یہ بات بھی ہے کہ سورج کی روشنی کئی قسم کی زمینی بیماریوں کو دور کرنے کا موجب ہوتی ہے اور پھل، پھول، سبزیوں اور فصلوں پر مختلف طور پر اثر انداز ہوتی ہے۔ نیز چاند کی روشنی بھی پھلوں میں مٹھاس پیدا کرنے اور کئی قسم کی سبزیوں اور پھل پھولوں پر اثر ڈالتی ہے۔

اگرچہ سائنس کی اب تک کی تحقیق چاند گرہن کے حاملہ عورتوں پر اثر انداز ہونے کی نفی کرتی ہے لیکن سائنسدان اس بات کے بہرحال قائل ہیں کہ چاند کی روشنی انسانی نیند پر اثر انداز ہوتی ہے، اسی طرح سورج سے نکلنے والے خاص قسم کے Neutrinos نامی لاکھوں ذرات انسانی جسم میں داخل ہوتے ہیں اور جسم میں موجود ایٹم ان ذرات کو جذب کرنے کی وجہ سے ایک نئی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ لیکن اس تغیر کا کوئی بد اثر انسانی جسم پر یا حاملہ عورت کے جنین پر نہیں ہوتا ہے۔

انسانی علم اور سائنسی تحقیقات اللہ تعالیٰ کے لامحدود علم کے مقابلہ پر بہت ہی معمولی حیثیت رکھتا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ خود سائنسی تحقیقات بھی مختلف زمانوں میں بدلتی رہی ہیں اور اب بھی ان میں ردّو بدل ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

گو رات اور دن ان اجرام فلکی کی تاثیرات کے ظہور کا نام ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ بھی سورج اور چاند اور ستاروں کے اثرات ہیں اور ان سے ایسی تاثیرات بھی دنیا پر پڑتی ہیں جو آنکھوں سے نظر آنے والی شعاعوں کے علاوہ دوسرے ذرائع سے انسان پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ جیسے برقی یا مقناطیسی اثرات۔ اوران کے سوا اور کئی قسم کی تاثیرات ہیں جو سائنس روز بروز دریافت کر رہی ہے۔ اور کئی وہ شاید کبھی بھی دریافت نہ کر سکے۔

(تفسیر کبیر جلد چہارصفحہ 138)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی مختلف تصانیف میں قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں چاند، سورج، ستاروں اور سیاروں کی زمین اور اہل زمین پر تاثیرات کے مضامین کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ تحفہ گولڑویہ میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

یہ ستارے فقط زینت کیلئے نہیں ہیں جیسا عوام خیال کرتے ہیں بلکہ اِن میں تاثیرات ہیں۔ جیسا کہ آیت وَزَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِمَصَابِیۡحَ سے، یعنی حفظًا کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے۔ یعنی نظام دنیا کی محافظت میں ان ستاروں کو دخل ہے اُسی قسم کا دخل جیسا کہ انسانی صحت میں دوا اور غذا کو ہوتا ہے جس کو الوہیت کے اقتدار میں کچھ دخل نہیں بلکہ جبروت ایزدی کے آگے یہ تمام چیزیں بطور مردہ ہیں۔ یہ چیزیں بجز اذن الٰہی کچھ نہیں کرسکتیں۔ ان کی تاثیرات خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ پس واقعی اور صحیح امر یہی ہے کہ ستاروں میں تاثیرات ہیں جن کا زمین پر اثر ہوتا ہے۔ لہٰذا اس انسان سے زیادہ تر کوئی دنیا میں جاہل نہیں کہ جو بنفشہ اور نیلوفر اور تربد اور سقمونیا اور خیار شنبر کی تاثیرات کا تو قائل ہے مگر اُن ستاروں کی تاثیرات کا منکر ہے جو قدرت کے ہاتھ کے اوّل درجہ پر تجلّی گاہ اور مظہر العجائب ہیں جن کی نسبت خود خدا تعالیٰ نے حفظًا کا لفظ استعمال کیا ہے۔ یہ لوگ جو سراپا جہالت میں غرق ہیں اس علمی سلسلہ کو شرک میں داخل کرتے ہیں۔ نہیں جانتے جو دنیا میں خدا تعالیٰ کا قانونِ قدرت یہی ہے جو کوئی چیز اس نے لغو اور بے فائدہ اور بے تاثیر پیدا نہیں کی جبکہ وہ فرماتا ہے کہ ہر ایک چیز انسان کیلئے پیدا کی گئی ہے تو اب بتلاؤ کہ سماء الدنیا کو لاکھوں ستاروں سے پُر کر دینا انسان کو اس سے کیا فائدہ ہے؟ اور خدا کا یہ کہنا کہ یہ سب چیزیں انسان کیلئے پیدا کی گئی ہیں ضرور ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ ان چیزوں کے اندر خاص وہ تاثیرات ہیں جو انسانی زندگی اور انسانی تمدّن پر اپنا اثر ڈالتی ہیں۔ جیسا کہ متقدمین حکماء نے لکھا ہے کہ زمین ابتدا میں بہت ناہموار تھی خدا نے ستاروں کی تاثیرات کے ساتھ اس کو درست کیا ہے۔

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 282-283 حاشیہ)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یاد رہے کہ سائنس کی موجودہ تحقیق نے سپکٹرم کے ذریعہ سے جو ایک ایسا آلہ ہے جس کے ذریعہ سے روشنی کی شعاعوں کو پھاڑ کر الگ الگ کرلیا جاتا ہے۔ یہ معلومات حاصل کی ہیں کہ فلاں ستارے میں فلاں قسم کی دھاتیں ہیں اور فلاں میں فلاں قسم کی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف روشنی ہی نہیں بلکہ روشنی کے ساتھ مختلف دھاتوں کی تاثیرات بھی دنیا پر اُترتی رہتی ہیں اور ان سے اہل دنیا کے دماغ اور قویٰ پر مختلف اثرات نازل ہوتے رہتے ہیں۔ چاند کی شعاعوں کی تاثیرات تو کئی رنگ میں دنیا پر ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ عام طور پر ہمارے ملک میں مشہور ہے کہ چاند گرہن جب مکمل ہو تو حاملہ عورتوں پر اس کا برا اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ ایسے وقت میں حاملہ عورتیں کمروں سے باہر نہیں نکلتیں۔ گو عام طور پر اسے وہم سمجھا جاتا ہے۔ مگر میں نے اس سوال پر خاص طور پر غور کیا ہے اور معلوم کیا ہے کہ جب چاند گرہن مکمل ہو تو اس کے بعد بہت سی عورتوں کی زچگی سخت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ اور ان میں بکثرت موتیں ہوتی ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ تکلیف اٹھانے والی عورتیں وہ ہوتی ہیں جو ایسے وقت میں چاند کو دیکھتی ہیں۔ یا اس کے بغیر بھی ان پر یہ تاثیر عمل کرتی ہے۔ مگر بہرحال میں نے کئی دفعہ اس کا تجربہ کیا ہے اور دوسروں کو بھی بتایا ہے۔ جنہوں نے اپنے تجربہ سے اس کی تصدیق کی ہے۔

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ 138، 139)

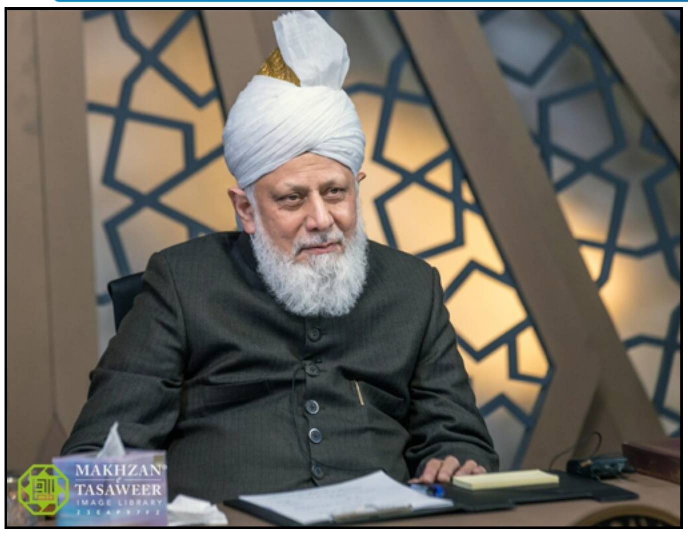

پس چاند، سورج اور دیگر سیاروں اور ستاروں کی تاثیرات کا زمین اور اہل زمین پر اثر انداز ہونا تو ثابت ہے لیکن گرہن کے وقت حاملہ عورت کے چاقو چھری وغیرہ استعمال کرنے یا اس کے اس وقت میں سونے یا نہ سونے سے اس کا کوئی تعلق نہیں، یہ محض توہمات ہیں۔

سوال: سنت اور نفل نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعات میں سورة الفاتحہ کے ساتھ قرآن کریم کا کچھ حصہ پڑھنے کے بارہ میں ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے راہنمائی چاہی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 10 مارچ 2021ء میں اس بارہ میں درج ذیل راہنمائی فرمائی:۔

جواب: احادیث میں جس طرح فرض نمازوں کی صرف پہلی دو رکعات میں سورة فاتحہ کے بعد قرآن کریم کا کچھ حصہ پڑھنے کی بابت صراحت پائی جاتی ہے۔ اس طرح کتب احادیث خصوصاً صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں کہیں یہ وضاحت نہیں ملتی کہ سنت اور نفل نمازوں کی چاروں رکعات میں سورة فاتحہ کے ساتھ قرآن کا کچھ حصہ ضرور پڑھا جائے۔

فقہاء کا بھی اس بارہ میں اختلاف ہے۔ چنانچہ مالکی اور حنبلی مسالک والے سنت اور نفل نمازوں کی تمام رکعات میں سورة فاتحہ کے ساتھ قرآن کریم کا کچھ حصہ پڑھتے ہیں جبکہ حنفی اور شافعی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورة فاتحہ کے بعد قرآن کریم کا کوئی حصہ نہیں پڑھتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جیسا کہ آپ نے بھی اپنے خط میں ذکر کیا ہے اس معاملہ میں فرض اور سنت نماز میں کوئی فرق نہیں۔ جس طرح فرض نمازوں کی صرف پہلی دو رکعات میں سورة فاتحہ کے بعد قرآن کریم کا کچھ حصہ پڑھا جاتا ہے اسی طرح سنت اور نفل نمازوں کی بھی صرف پہلی دو رکعات میں ہی سورة فاتحہ کے بعد قرآن کریم کا کچھ حصہ پڑھا جائے گا اور تیسری اور چوتھی رکعات میں صرف سورة فاتحہ پر ہی اکتفاء کیا جائے گا۔ اور یہی میرا موقف ہے۔

سوال: ایک دوست نے آنحضور ﷺ کے ارشاد کہ ”میں اس وقت بھی خاتم النبیین تھا جب حضرت آدم ابھی اپنی پیدائش کے بالکل ابتدائی مراحل میں تھے“ کی ایک تشریح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر کے اس بارہ میں راہنمائی چاہی نیز اس مضمون کے حوالہ سے اس دوست نے دو حدیثوں کا حوالہ بھی حضور سے دریافت کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 10 مارچ 2021ء میں اس بارہ میں درج ذیل ارشادات فرمائے:

جواب: آنحضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے غیر معمولی اور بلند مرتبہ مقام کے حوالہ سے حضور ﷺ کے ارشاد ”اِنِّیۡ عِنۡدَ اللّٰہِ مَکۡتُوۡبٌ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَاِنَّ آدَمَ لَمُنۡجَدِلٌ فِیۡ طِیۡنَتِہٖ“ (مشکوة المصابیح کتاب الفضائل باب فضائل سید المرسلین ﷺ) کہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس

وقت سے خاتم النبیین لکھا ہوا ہوں جب آدم (علیہ السلام) ابھی اپنی گندھی ہوئی مٹی میں پڑے ہوئے تھے۔ نیز حدیث قدسی لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ۔(روح المعانی از علامہ آلوسی جزو اوّل صفحہ 70 تفسیر سورۃ الفاتحہ۔ داراحیاء التراث العربی بیروت ایڈیشن 1999ء) کہ اے محمد! (ﷺ) اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا، کی تشریح میں آپ نے جو نکتہ بیان کیا ہے کہ ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھی حضور ﷺ کے مقام خاتم النبیین کے بعد آئے اور زمین و آسمان بھی اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو اس مقام پر فائز کرنے کے بعد بنائے، ٹھیک ہے۔جس کا پرانے علماء نے بھی ذکر کیا ہے اور یہ جماعتی لٹریچر میں بھی بیان ہوا ہے۔

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بانیٔ دیو بند حضرت محمد قاسم نانوتوی کا ایک حوالہ کہ ’’اوّل معنیٰ خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تا کہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہؐ کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تأخر زمانی بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہئے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تأخر زمانی صحیح ہوسکتی ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی۔۔۔۔ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔‘‘ بیان کر کے اس مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے حضورؒ فرماتے ہیں:

یہی ہمارا عقیدہ ہے۔حضرت اقدس محمد ﷺ تو اس وقت بھی خاتم تھے کہ جبکہ انسان کا ابھی Blue Print تھا۔ ابھی وہ تخلیق کے تشکیلی مراحل سے گزر رہا تھا۔تخلیق کو تشکیل دی جارہی تھی۔حضرت محمد مصطفی ﷺ فرماتے ہیں میں اس وقت بھی خاتم النبیین تھا جبکہ آدم ابھی اپنی تخلیق کی مٹی میں لت پت تھا۔ کتنا عظیم الشان مضمون ہے۔ خاتمیت زمانہ سے بالا ہے۔ زمانہ کے ماتحت نہیں ہے۔ خاتم سے پہلے بھی کوئی نبی اس کی نبوت کا مقابلہ نہیں کرسکتا، نہ بعد میں کوئی نبی ایسا آسکتا ہے جو اس کے مقابل پر ہو۔لیکن بعد میں ایک لازم شرط ہے کہ مطیع ہو گا تو ہو گا ورنہ بالکل نہیں ہو گا۔ غلام آسکتا ہے غیر غلام نہیں آسکتا۔ اور پہلے بھی وہی نبی ہیں جن پر آپ کی مہر تصدیق ہے۔ اس مضمون کو سمجھنے کی لوگ کوشش نہیں کرتے، بہت عظیم الشان مضمون ہے۔ آنحضرت ﷺ کو مسلمان خاتم کہہ دیتے ہیں۔ کہتے ہیں بہت عظیم الشان ایک منفرد مرتبہ ہے جو کسی نبی کو حاصل نہیں۔ پوچھو کہ ثبوت کیا ہے؟ تو ان علماء سے پوچھ کے دیکھ لیجئے، کچھ ثبوت ان کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ کیسے پتہ چلا، کیسے دنیا پہ ثابت کر سکتے ہو؟ یہاں جب مغربی دنیا میں مجالس میں لوگ مجھ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ تم لوگوں کے پاس کیا ثبوت ہے؟ میں کہتا ہوں میں تمہیں ثبوت دکھاتا ہوں۔ اس کا جواب نکال کے دکھاؤ۔ ساری دنیا میں جتنے انبیاء آئے ہیں ایک بھی نبی ایسا نہیں جس نے اپنے سلسلہ کے علاوہ دنیا کے دوسرے نبیوں کی تصدیق کی ہو۔ چراغ لے کے ڈھونڈو، تلاش کر کے مجھے دکھاؤ۔ ایک بھی نہیں۔ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ میں تمام انبیاء پر اور سب رسولوں پر جو ایمان کو لازم قرار دیا ہے وہ ایک ہی تو ہے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفی ﷺ۔ تو تصدیق کی مہر کس کے ہاتھ میں ہے۔حضرت اقدس کے سوا کوئی ہاتھ دکھاؤ تو سہی۔ یہ خاتمیت ہے۔ اس خاتمیت کے اعلیٰ اور ارفع مضمون کو چھوئے بغیر تم زمانی ختم کے اوپر آپڑے ہو اور کچھ پتہ نہیں کہ باتیں کیا کر رہے ہو۔ زمانی ختم مقام مدح میں نہیں ہے۔ مگر یہ ختم جو قرآن بیان فرما رہا ہے یہ ایسی مدح ہے کہ جس کی کوئی مثال دنیا میں دکھائی نہیں جاسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ میں تو سب دنیا کو بتا رہا ہوں۔ کسی دنیا کے مذہب کو چیلنج دے دیں آپ کہ تمہارا اگر نبی کوئی بھی نبی صاحب خاتم تھا تو اس کی دوسرے نبیوں پہ تصدیق تو دکھاؤ۔ محمد رسول اللہ ﷺ کے سوا ایک بھی نہیں جو خاتم النبیین ہو۔ تمام نبیوں کا مصدق ہو۔ پس آئندہ بھی اگر کوئی آئے تو آپ کی تصدیق کے بغیر نہیں آسکتا۔ اسی لئے ہم حقیقت میں جب کہتے ہیں کہ امتی نبی تو مراد امام مہدی اور وہ مسیح موعود ہیں جن کی پیشگوئی کی گئی ہے، اس کے سوا ہماری کوئی مراد نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ اس پر مہر تصدیق ثبت ہے۔ امام مہدی کے سوا ہم نے کب کسی کو نبی کہا ہے۔ پس وہی امام مہدی ہے اسی کو ہم امتی نبی کہتے ہیں۔

(ملاقات پروگرام مؤرخہ 31 جنوری 1994ء)

باقی جو آپ نے حدیثوں کے حوالے پوچھے ہیں تو مشکوٰۃ میں درج حدیث اور اس کا حوالہ اس طرح ہے۔ ’’عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ وسَأُخْبِرُكُمْ بِأَوَّلِ أَمْرِي دَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسَى وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ حِينَ وَضَعَتْنِي وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ۔

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الفضائل باب فضائل سید المرسلین ﷺ)

یعنی حضرت عرباض ابن ساریہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت سے خاتم النبیین لکھا ہوا ہوں جب آدم (علیہ السلام) اپنی گندھی ہوئی مٹی میں پڑے تھے۔ اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میرا امر (یعنی میری پیدائش کے معاملہ کی ابتداء) حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی دعا، حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی بشارت اور میری والدہ کا خواب ہے جو انہوں نے میری پیدائش کے وقت دیکھا تھا کہ میری والدہ کے سامنے ایک نور ظاہر ہوا تھا جس نے شام کے محلات کو ان پر روشن کر دیا تھا۔

اور حدیث قدسی لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کو علامہ آلوسی اور علامہ اسماعیل حقی نے اپنی تفاسیر میں درج کیا ہے۔ جبکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے اِنِّیْ مَعَ الْاِكْرَامِ۔ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کے الفاظ میں اسے الہام فرمایا۔ نیز حضور علیہ السلام نے اس کا اپنی کتب میں بھی ذکر فرمایا ہے۔ تفاسیر اور حضور علیہ السلام کی ان کتب کے حوالے حسب ذیل ہیں:

۱۔ (روح المعانی از علامہ آلوسی جزو 29 صفحہ 306 تفسیر سورۃ النبأ زیر آیت 38۔ داراحیاء التراث العربی بیروت ایڈیشن 1999ء) ۲۔ (روح البیان از علامہ حقی بروسوی جلد 6 صفحہ 24 تفسیر سورۃ النور زیر آیت 36۔ دارالکتب العلمیۃ بیروت ایڈیشن 2004ء) ۳۔ (تذکرہ صفحہ 525 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ) ۴۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 102)

سوال: ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ حال ہی میں امریکہ کے ڈاکٹروں نے انسانی جان بچانے کیلئے سؤر کے دل کو بیمار انسان کے جسم میں ٹرانسپلانٹ کیا ہے۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 02 فروری 2022ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطاء فرمایا:

جواب: میں پہلے بھی کسی موقعہ پر اس بارہ میں بتا چکا ہوں کہ جہاں انسانی جان بچانے کا سوال ہو، وہاں اس قسم کے طریق علاج میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ شراب کو بھی اسلام نے حرام قرار دیا ہے لیکن دوائیاں جو انسانی جان بچانے کا موجب ہوتی ہیں، ان میں اس کا استعمال جائز ہے۔ کیونکہ یہ سب اضطرار کی حالتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں سؤر کے گوشت کی حرمت بیان فرمائی ہے وہاں اضطراری حالت میں اس کے استعمال کی اجازت بھی دی ہے۔

پس علاج کے طور پر جان بچانے کیلئے انسانی جسم میں سؤر کے دل کی ٹرانسپلانٹیشن کرنا جو دراصل ایک اضطرار ہی کی حالت ہے، جائز ہے اور اس میں کوئی ممانعت نہیں۔

پرانے علماء و فقہاء میں سے بعض کا کہنا ہے کہ سؤر کا گوشت کھانا منع ہے لیکن اس کے بال اور کھال وغیرہ کا استعمال جائز ہے اور بعض نے تو یہاں تک کہا ہے کہ اس کی چربی کھانا بھی جائز ہے۔ اگرچہ ہمارے نزدیک عام حالات میں سؤر کی کسی بھی چیز کا ایسا استعمال جو کھانے کے مفہوم میں شامل ہو جائز نہیں۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت 174 کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اس آیت میں جو لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ فرمایا اس کے متعلق فقہاء میں اختلاف ہے کہ لحم میں چربی بھی شامل ہے یا نہیں۔ جہاں تک لغت کا سوال ہے شَحْم یعنی چربی کو لَحْم سے الگ قسم کا خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن مفسرین کہتے ہیں کہ لحم کے نام میں شحم شامل ہے۔ گو مفسرین کی دلیل ذوقی ہے اور لغت والوں کی بات اس مسئلہ میں زیادہ قابل اعتبار ہے۔ مگر اس کے باوجود میرے نزدیک سؤر کی شحم یعنی چربی جائز نہیں۔ اور اس کی دلیل میرے پاس یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مردہ جانور کی چربی حرام ہے۔ اور سؤر کی حرمت اور مردہ کی حرمت ایک ہی آیت میں اور ایک ہی الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ پس دونوں کا حکم ایک قسم کا سمجھا جائے گا۔ لیکن سؤر کی جلد کا استعمال جائز ہو گا کیونکہ وہ کھائی نہیں جاتی۔

(تفسیر کبیر جلد چہارم تفسیر سورۃ النحل صفحہ 260)

اسی طرح اس سوال کہ ٹوتھ برش کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے، یہ برش اکثر سؤر کے بالوں سے بنائے جاتے ہیں؟ کا جواب دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

’’ہماری تحقیقات تو یہ ہے کہ سب کے سب برش سؤر کے بالوں کے نہیں ہوتے۔ باقی رہا سؤر کے بالوں کا استعمال۔ یہ شرعی لحاظ سے جائز ہے۔ کیونکہ سؤر کا گوشت حرام کیا گیا۔ جو کھانے کی چیز ہے۔ اور بال کوئی کھاتا نہیں۔ ایک بڑے بزرگ نے تو یہاں تک کہا ہے کہ سؤر کی چربی بھی جائز ہے کیونکہ سؤر کا لحم حرام کیا گیا ہے نہ کہ چربی۔ دوسرے فقہاء نے کہا ہے۔ یہ فتویٰ دینے والے کی بزرگی میں تو کلام نہیں مگر اُن کا یہ استدلال غلط ہے۔ ان کو زبان کے لحاظ سے غلطی لگی ہے۔ کیونکہ چربی لحم میں شامل ہوتی ہے۔ انہوں نے علیحدہ سمجھی ہے۔‘‘

(اخبار الفضل قادیان دارالامان نمبر 5 جلد 16 مؤرخہ 17 جولائی 1928ء صفحہ 7)

یہودی مذہب میں بھی سؤر کی افزائش اور اس کا کھانا حرام ہے لیکن انسانی جان بچانا چونکہ بنیادی اہمیت کا حامل ہے اس لئے عصر حاضر کے یہودی علماء کے نزدیک سؤر سے دل کا حصول یہودی ضوابط خوراک کی کسی بھی طرح خلاف ورزی نہیں ہے۔

اسی طرح عصر حاضر کے بعض مسلمان علماء نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے کہ اگر مریض کی زندگی ختم ہونے، اس کے کسی عضو کی ناکامی، مرض کے پھیلنے اور شدید تر ہونے، یا جسم کو شدید نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو سؤر کے دل کے Valve انسان کو لگائے جا سکتے ہیں۔

(باقی آئندہ بروز جمعہ ان شاء اللہ)

ٹرانسکرپشن و کمپوزنگ :ابو اثمار اٹھوال

This Week with Huzoor

1 جولائی 2022ء

مؤرخہ 26/جون 2022ء کو سڈنی آسٹریلیا کے خدام بیت الہدیٰ میں جمع ہوئے جہاں انہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ورچوئل ملاقات کا شرف نصیب ہوا۔ ان خدام نے مختلف سوالات کے ذریعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے جو رہنمائی حاصل کی اس کی تفصیل ذیل میں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ آن لائن ملاقات میں ایک خادم کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: ’’پچھلی دفعہ ایک سوال ہوا تھا کہ جو بینک سے loan لیتے ہیں یا بینکنگ سسٹم ہے یا brokerage ہے یہ جائز ہے یا نہیں۔ اس کا جواب تو میں نے دیا تھا۔ لیکن نیوز میں اس کے آخری حصے کا جواب نہیں آیا تھا۔ اس لیے کہ مجھے خود بھی کچھ اس پر تسلی نہیں تھی۔ میں نے کہا مزید تحقیق ہو جائے اور بعض لوگوں نے لکھ بھی کہ اگر یہ brokerage منع ہے تو پھر ہم اپنا بزنس ختم کر دیتے ہیں۔ انہوں نے اچھا اخلاص دکھایا۔ تو بہرحال اس کے بارے میں مَیں بتادوں کہ یہ جو کمیشن لینے والی بات ہے اس میں کیونکہ آپ ڈائریکٹ interest نہیں لے رہے۔ اس لیے یہ جائز ہے کمیشن لے رہے ہیں۔ یہ لینا جائز ہے اور حضرت مسیح موعودؑ نے بھی جائز فرمایا ہے مثلاً جو منی ایکسچینج والے ہیں، وہ بھی جو زائد کمیشن لیتے ہیں، حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا وہ بھی جائز ہے یہ سود نہیں ہے۔ اسی طرح کوئی بھی ایسا کاروبار جس میں directly آپ involve نہیں ہیں سود میں، وہ سود نہیں ہے۔ باقی میں نے پچھلی دفعہ بھی بتایا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ۔ یہ سارا نظام بالکل اپ سیٹ ہو چکا ہے، زیر و زبر ہو چکا ہے، نئے اجتہاد کی ضرورت ہے۔ اگر اس طرح باریکی میں جا کر دیکھنے لگیں تو پھر بینک کی نوکری بھی جائز نہیں ہوسکتی۔ پھر آج کل جو ساری انڈسٹری ہے سارے کاروبار ہیں۔ وہ جو سارے اکنامک سسٹم پر چل رہے ہیں۔ وہ سارا ہی base interest ہے۔ تو پھر آپ کپڑے بھی نہیں پہن سکتے، پرانے لوگوں کی طرح پتے باندھ کے ہی پھرنا پڑے گا۔ اس لیے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے سارا نظام ہی آج کل کیونکہ اپ سیٹ ہو چکا ہے اور ویسے بھی directly involved نہیں ہے، جائز ہے۔ میں نے پچھلی دفعہ بھی مثال دی تھی کہ اگر کوئی اپنی چیز کی زیادہ قیمت مقرر کرتا ہے کہ بعد میں پیسے دینے ہیں تو یہ بھی جائز ہے۔ بلکہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ سے پوچھا گیا کہ جو شراب وغیرہ کے بزنس میں نوکری کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ لائسنس ہے یا نہیں۔ فرمایا تم نوکری کر رہے ہو تم براہ راست شراب نہیں بیچ رہے۔ گورنمنٹ کی نوکری ہے، صرف یہ چیک کر رہے ہو کہ اس کے مطابق وہ بیچ رہا ہے یا نہیں۔ تو اس لیے اس میں کوئی حرج نہیں۔ بہرحال حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ کوشش یہی کرنی چاہیے کہ اگر اس سے بھی بہتر نوکری مل جائے جس میں کسی طرح بھی involvement نہ ہو تو ٹھیک ہے۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے کسی نے سوال کیا کہ میں ایک سردار صاحب کے ہاں ملازمت کرتا ہوں۔ جو سود کا کاروبار کرتا ہے۔ سود پر پیسے دیتا ہے اور اس کا حساب میں رکھتا ہوں۔ تو کیا یہ جائز ہے؟ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے تم نوکری کر رہے ہو تمہارے لیے جائز ہے۔ اس لیے brokerage والا جو commission agent ہے اس کے لیے یہ جائز ہے۔ اگر آپ کسی سے سود وصول کر رہے ہو تو وہ ناجائز ہے۔ اور یہ صرف آسٹریلیا میں نہیں دنیا میں ہر جگہ ہو رہا ہے۔ تو آپ کمیشن ایجنٹ والا کام کر سکتے ہیں کیونکہ آپ اپنی سروس کی محنت لے رہے ہیں۔ ہاں بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ بعض لوگ مجبور ہوتے ہیں ان کو loan چاہیے ہوتا ہے اور جو loan دینے والی ایجنسیاں ہیں، lending agencies وہ (lend) نہیں کرتیں، تو جو بیچ میں broker ہوتا ہے وہ کام کروا دیتا ہے۔ وہ دیکھ لیتا ہے کہ بندہ مجبور ہے تو اگر اس کی فیس 100 روپیہ ہے، 100 پاؤنڈ ہے یا 100 ڈالر ہے۔ تو 500 یا 1000 ڈالر لیتا ہے تو وہ فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے۔ ہاں مدد کے لیے جو فیس آپ نے مقرر کی ہوئی ہے وہی رکھیں۔ یہ نہیں ہے کہ کوئی مجبور آدمی دیکھا تو اس کو ایکسٹرا چارج کرنا شروع کر دیا۔ اس کے علاوہ broker والا کام جائز ہے اور جس نے سوال کیا تھا اس کو بھی بتادیں۔

سوال: پیارے حضور! کبھی کبھار انسان کو جب کسی چیز میں کامیابی نہیں ملتی تو اس کی وجہ سے ایک مایوسی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اس کیفیت میں انسان کا کسی بھی چیز میں دل نہیں لگتا۔ اور یہ کیفیت انسان کے اپنے کنٹرول میں بھی نہیں ہوتی۔ اس موقعہ پر انسان یہ سوچ کر دل کو تسلی دینے کی کوشش بھی کرتا ہے کہ ہر کام میں اللہ کی مصلحت ہوتی ہے۔ لیکن پھر بھی اس کیفیت سے نکلنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ پیارے حضور رہنمائی فرمائیں کہ انسان کو اس کیفیت میں کیا کرنا چاہیے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا ایک شعر ہے۔

مایوس و غمزدہ کوئی اس کے سوا نہیں
قبضے میں جس کے قبضۂ سیف خدا نہیں

’’اللہ تعالیٰ کی تلوار کو ہاتھ میں رکھو۔ یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ یقین ہو کہ اللہ دعائیں سنتا ہے۔ یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جس حالت میں سے گزار رہا ہے، یہ شاید کوئی چھوٹا سا عارضی trial ہو، کوئی امتحان ہو، جس میں سے ہم نے گزرنا ہو۔ اور اس امتحان میں سے گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کامیابی دے گا۔ اور انسان اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کر رہا ہو۔ یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ دعائیں قبول کرتا ہے۔ یہ تو ایک نیچرل چیز ہے کہ انسان کی طبیعت میں مایوسی کی کیفیت آتی ہے۔ نفسیاتی اثر بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن ایسی حالت میں بالکل ہی desperate ہو کر تو سب کچھ ہی چھوڑ کر گھر بیٹھ جانا یا کمرہ بند کر کے depression میں چلے جانا، یہ چیز غلط ہے اس وقت ہمت کرنی چاہیے، will-power سے کام لینا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنی چاہیے۔ اگر بہت ہی زیادہ critical حالت ہو گئی ہے، تو پھر ڈاکٹر کے پاس جا کر علاج بھی کروالینا چاہیے کیونکہ پھر یہ بیماری کی صورت بن جاتی ہے، تو پھر اس کو بیماری کے طور پر treat کرو اور دوائی لو، تا کہ اس ڈپریشن کے phase سے انسان باہر نکل آئے۔ otherwise اللہ تعالیٰ کے آگے جھکو، اور اس سے دعا مانگو، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، اور کوشش کرو کہ میں نے اس phase سے باہر نکلنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ ’’اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ‘‘ اللہ تعالیٰ کا بار بار ذکر کرو، تمہارے دلوں کو اطمینان نصیب ہوگا۔ اس کے لیے کوشش کرنی پڑتی ہے، will-power سے کام لینا پڑتا ہے اور جو حقائق ہیں ان کو face کرنا چاہیے، مرد بننا چاہیے۔ اس کا اور کوئی علاج نہیں ہے۔ یہی علاج ہے، will-power، دعا، کوشش اور محنت۔ جس کام میں کمی ہے، ہوسکتا ہے کہ اگر ایک کام میں انسان ناکام ہوتا ہے اور کامیابی نہیں ملتی تو دوسرے کام میں کامیابی مل جائے۔ بعض دفعہ تو لمبا عرصہ نہیں ملتی اور ایک trial میں انسان جا رہا ہوتا ہے۔ لیکن خدا کو چھوڑ کر اور کہیں رستہ بھی نہیں ہے۔ اس مجذوب کی طرح جو بیٹھا تھا اور نعرے لگایا کرتا تھا ’’اللہ میاں تیری دنیا پسند نہیں آئی‘‘۔ حضرت خلیفہ اولؓ وہاں سے گزرا کرتے تھے اور وہ نعرہ لگایا کرتا تھا۔ ایک دن سر نیچے کیے بہت خاموش بیٹھا ہوا تھا، انہوں نے پوچھا کہ ’’آج نعرے نہیں لگا رہے کہ ’’اللہ تعالیٰ تیری دنیا پسند نہیں آئی‘‘‘‘‘ کہتا ہے آج اللہ تعالیٰ نے مجھے جواب دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا، ’’کیا جواب دیا؟‘‘ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ۔ ’’اچھا! جو دنیا پسند ہے وہاں چلے جاؤ۔‘‘ تو دنیا تو یہی ہے۔ اسی میں رہنا ہے۔ اسی میں گزارا کرنا ہے۔ اس لیے ہمت اور مردانگی سے رہنا پڑے گا۔‘‘

سوال: کچھ لوگ کم محنت کے ساتھ بہت کچھ حاصل کر لیتے ہیں۔ جبکہ کچھ لوگ بہت زیادہ محنت کرتے ہیں لیکن پھر بھی کامیابی حاصل نہیں ہوتی ہمیں کس طرح پتہ چل سکتا ہے کہ آیا قسمت ہے یا محنت میں کمی کا باعث ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’آپ کو کس طرح پتہ کہ انہوں نے صحیح معنوں میں محنت کی یا نہیں۔ آپ کو صرف اپنے بارے میں ہی پتہ ہے بعض اوقات لوگ کہتے ہیں کہ میں نے فلاں مضمون کو سیکھنے کے لیے 2 گھنٹے لگائے اور میں نے یہ کام بھی آسانی سے کر لیا اور کم محنت سے کر لیا۔ کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کو خداداد صلاحیتیں عطا ہوتی ہیں اور وہ مشکلات کا حل جلدی نکال لیتے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ ہر کام میں بہت اچھے ہوں۔ کبھی کچھ لوگ ریاضی میں اچھے ہوتے ہیں، کچھ جغرافیہ میں، کچھ فزکس میں اور کچھ دوسرے مضامین میں، کچھ بہت آسانی سے ہندسوں کو یاد کر لیتے ہیں اور کچھ ہوتے ہیں جن کو اعداد وشمار میں تو دِقت ہوتی ہے لیکن وہ تاریخ کو بہت اچھی طرح یاد رکھتے ہیں۔ چنانچہ دنیا میں لوگ مختلف صلاحیتوں اور قابلیتوں کے پائے جاتے ہیں۔ لیکن عام طور پر لوگوں کا معیار درمیانی سطح کا ہوتا ہے۔ اور ان کو کچھ سیکھنے اور کام مکمل کرنے میں وقت لگتا ہے۔ تو بانسبت اس کے اس کو دیکھا جائے کہ دوسرے نے کیا کوشش کی ہے یا محنت کی ہے آپ کو ہر کام کو اپنی صلاحیتوں کے مطابق کرنا چاہیے۔ تو ہر کامیابی کے لیے آپ کو محنت کرنی ہوگی۔ اگر آپ محنت کرتے ہیں تو اپنے مقصود کو پالیں گے اور اللہ تعالیٰ بھی آپ کی مدد کرے گا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ایک مسلمان ہونے کے ناطے اور احمدی ہونے کے ناطے خدا تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے آپ کی مدد کرے اور اس کو آپ کے لئے آسان کر دے۔ تو اس طرح سے اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا اور آپ کم وقت میں، یا کم محنت کے ساتھ، یا بہتر رنگ میں اپنے ٹارگٹ کو پالیں گے۔‘‘

سوال: پیارے حضور یہاں پر زیادہ تر خدام ایسے ہیں جو یہاں پیدا ہوئے یا پھر برصغیر سے یہاں آئے ہیں۔ ان دونوں میں ایک کلچر کا فرق ہو جاتا ہے۔ تو خدام الاحمدیہ کو اس فرق کو دور کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے تا کہ کام ہم آہنگی کے ساتھ ہو سکے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’جو یہاں پیدا ہوئے ہیں ان کی ذہنیت مختلف ہے۔ جس ماحول میں وہ پلے بڑھے ہوئے

ہیں وہ مختلف ہے۔لیکن ایک بڑی تعداد ایسی بھی ہے جنہوں نے پاکستان اور دوسرے ممالک سے ہجرت کی کچھ فجی سے آئے ہیں، ان کا تو ماحول ایک ہی ہے۔فرق صرف ان کے مابین ہے جو پاکستان سے آئے ہیں۔اور جو غیر پاکستانی ہیں جو آسٹریلیا میں یا کسی اور مغربی ملک مین پلے بڑھے ہیں۔اس لیے میں ہمیشہ کہتا آیا ہوں کہ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کی بچپن سے ہی تربیت کریں۔ان کو بتائیں کہ وہ کون ہیں، مذہب کی اہمیت کیا ہے، وہ احمدی مسلمان کیوں ہیں، اور ان کو کیوں دن میں پانچ نمازیں ادا کرنی چاہیے، اور ان کو قرآن کریم کی تلاوت کیوں کرنی چاہیے اور اوامر و نواہی سیکھنے چاہیے، اور ان پر ہمیں کیوں عمل کرنا چاہیے، اس طریق سے بچوں کو علم ہو گا کہ ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں اور ہم کون ہیں۔پھر اگر وہ مغربی ماحول میں بھی بڑے ہوئے ہیں۔تو ان میں اچھے اور برے میں تمیز کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی۔انہیں پتہ ہو گا کہ یہ وہ بد اخلاقیاں ہیں جن کا مغربی کلچر تو اجازت دیتا ہے لیکن اسلام منع کرتا ہے مثلاً اسلام مردوں کو کہتا ہے کہ ہمیشہ غض بصر سے کام لیا کرو اور کھلے طور پر عورتوں کو نہ دیکھا کرو۔اور ایسی چیز کا مزہ نہ لو جو کہ اخلاقی طور پر بری ہے۔اسی طرح سے اسلام عورتوں کو بھی کہتا ہے کہ ان کو بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھنی چاہیے اور پردہ کرنا چاہیے تا کہ ان کی خوبصورتی مردوں کو آزادانہ طور پر دکھائی نہ دے۔آج کل مختلف قسم کی ترجیحات ہیں۔تو یہ سب کچھ اسلام میں بد اخلاقی مانی جاتی ہے۔پس ہمیں ان کی بچپن سے ہی تربیت کرنا ہو گی۔یہ والدین کی ذمہ داری ہے اور یہ خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی بھی ذمہ داری ہے کہ انہیں بتائیں کہ یہ اچھی باتیں ہیں اور یہ بری باتیں ہیں۔یہ وہ باتیں ہیں جو خدا تعالیٰ کو پسند نہیں ہیں۔ان باتوں کے متعلق ہماری یہ تعلیم ہے کہ ہم ان سے بچ کر رہیں۔پس اس کام میں محنت کرنا ہو گی صرف خدام الاحمدیہ ہی نہیں بلکہ والدین کو بھی اس میں شامل ہونا ہو گا۔اور ان کو انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ کے تحت تعلیم دینا ہو گی کہ وہ اپنے بچوں کی گھروں میں کیسے تربیت کر سکتے ہیں۔یہ ایک مشکل کام ہے، مگر آپ کو اس چیلنج کا سامنا کرنا ہو گا۔آپ کو سخت محنت کرنا ہو گی۔اور اگر والدین بھی مدد کر رہے ہوں گے اور اپنے بچوں کی گھروں میں تربیت کر رہے ہوں گے اور اطفال الاحمدیہ کی تنظیم بھی اس بات میں محنت کر رہی ہو گی کہ وہ بچوں کو اس بات سے آگاہ کریں کہ جو کچھ وہ سکولوں میں سیکھتے ہیں ان میں سے کیا اچھا ہے اور کیا برا ہے۔کیونکہ انہیں سکولوں میں آجکل مختلف تربیت ملتی ہے۔آزادی اظہار اور پسند ناپسند کی آزادی کے نام پر کچھ غیر اخلاقی باتیں بچوں کے ذہن میں آرہی ہیں۔اور وہ سوچتے نہیں ہیں بلکہ بالکل خیال نہیں رکھتے، وہ اچھے اور برے کے درمیان فرق نہیں کرسکتے۔پس ہمیں ان کو بتانا ہو گا کہ کیا برا ہے اور کیا اچھا ہے اور ان چیزوں کا ان کے مستقبل کی زندگی پر کیا اثرات ہوں گے؟ اور اگر آپ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ سے کس طرح کا سلوک کرے گا اگر آپ اس پر عمل نہیں کریں گے۔تو بچپن سے ہی ہمیں بچوں کے ذہنوں میں اس بات کو ڈالنا ہو گا کہ ہمیں اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے اور ہمیں ان اخلاق کو اپنانے کی ضرورت ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ اور اسلامی تعلیمات نے سکھائے ہیں۔''

سوال: پیارے حضور ہمیں اس بات کا علم ہے کہ خلفاء کا انتخاب اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ہم اس بات کا ثبوت غیر احمدیوں کو کس طرح دے سکتے ہیں جب وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا خلیفہ لوگوں کے ذریعے چنا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:''دیکھیں اللہ تعالیٰ بندوں کو استعمال کرتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں ڈالتا ہے۔بے شمار ایسے لوگ ہیں جو مجلس انتخاب خلافت کے ممبر ہیں جو خلیفہ کا انتخاب کرتی ہے۔میرے انتخاب میں بھی۔میں لوگوں میں پہچانا نہیں جاتا تھا۔میرے خیال میں پانچ فیصد سے زیادہ لوگ میرے بارے میں نہیں جانتے تھے۔کچھ عرب تھے، غیر ملکی تھے، افریقن تھے، وہ کہتے ہیں کہ اچانک کچھ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ڈالا کہ تم اپنا ہاتھ اس شخص کے حق میں کھڑا کرو۔چنانچہ، گو لوگ اس شخص کا انتخاب کرتے ہیں لیکن یہ اللہ تعالیٰ ہوتا ہے جو ان کے دلوں میں ڈالتا ہے۔اور اچھی خاصی تعداد میں مختلف لوگوں کی روایات اور تاثرات ہیں جس میں انہوں نے بیان کیا کہ انتخاب کے دوران انکی کیا کیفیات تھیں اور کیا ہوا۔اگر آپ اسے پڑھیں اور اپنا علم بڑھائیں تو آپ اپنے غیر احمدی دوستوں، بلکہ اپنے ساتھ خدام کو بھی کو مطمئن کر سکتے ہیں۔خدام الاحمدیہ کے بھی کئی ممبران ہیں جو اس بارے میں واضح نہیں ہیں۔ان کے دماغوں میں کچھ شبہات ہیں چنانچہ آپ کو ان کے شبہات دور کرنے ہوں گے۔پہلے آپ پڑھیں اور پھر ان کے شبہات دور کریں۔قرآن کریم میں بھی لکھا ہے کہ مختلف طریق ہیں۔کبھی اللہ تعالیٰ خود کسی کو مقرر کرتا ہے جیسا کہ انبیاء ہیں۔کبھی کچھ افراد کے ذریعے اور یہ ہم تاریخ اسلام میں بھی دیکھتے ہیں حضرت ابو بکرؓ کو کس نے منتخب کیا؟ انصار اور مہاجرین میں اختلاف تھا۔وہ اپنے اپنے قبائل سے اور اپنی قوم سے چننا چاہتے تھے۔انصار کہہ رہے تھے ہمارا خلیفہ انصار میں سے ہو۔مہاجرین کہہ رہے تھے کہ نہیں ہم اپنا خلیفہ مہاجرین میں سے چنیں۔پھر حضرت ابو بکرؓ نے اس معاملے میں تقریر کی۔اور بعد ازاں با آسانی اس نتیجہ پر پہنچے کہ ہم حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کریں۔یہی بات حضرت عمرؓ کے انتخاب کے موقع پر ہوئی اور یہ اسلامی تاریخ میں ہے۔اور اسی کی ہمارے نظام میں پیروی ہوتی ہے۔ہم نے کوئی نیا نظام نہیں شروع کیا۔ہم تو اسی پرانے نظام کی پیروی کر رہے ہیں۔اگر یہ سوال غیر احمدی مسلمانوں کے لئے ہے تو آپ انہیں بتا سکتے ہیں کہ آپ بھی کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ منتخب خلفاء تھے۔ان سب کا انتخاب انسانوں نے کیا تھا۔اسی طرح خلفائے احمدیت کا انتخاب ہوتا ہے۔اگر وہ عیسائی یا اور افراد ہیں تو آپ کو ان کو کھول کر بیان کرنا ہو گا۔کیونکہ بہت سے شواہد ہیں، بہت سے لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اچانک ہمارے دل میں آیا کہ اس شخص کے حق میں ووٹ دیں۔چنانچہ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے اور وہی لوگوں کے دلوں میں ڈالتا ہے۔''

سوال: اگر کسی کے پاس کوئی جماعتی خدمت ہے اور اگر جماعت کی طرف سے مزید کوئی خدمت مل رہی ہو لیکن اس وجہ سے خدمت لینے سے معذرت کر لی جائے کہ شاید اس کا صحیح طور پر حق ادا نہیں کیا جا سکتا تو کیا اس کا انکار جماعتی نافرمانی ہو گی؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:''بات یہ ہے کہ آپ بتا دیں کہ میرے پاس یہ جماعتی خدمت ہے۔اور اگر مزید مجھے خدمت دی جائے تو ہوسکتا ہے کہ میں خدمت سے انصاف نہ کرسکوں۔اگر آپ کے پاس خدام الاحمدیہ کا کوئی کام ہے لیکن آپ جماعتی الیکشن میں کسی خدمت کے لیے منتخب ہوجاتے ہیں تو جماعتی خدمت پہلی preference ہے۔پھر اگر آپ سمجھتے ہیں کہ خدام الاحمدیہ کا کام آپ جاری نہیں رکھ سکتے تو پھر آپ خدام الاحمدیہ کو کہہ سکتے ہیں کہ جماعتی طور پر مجھے فلاں خدمت کے لیے منتخب کیا گیا ہے اور جماعتی خدمت پہلی preference ہے اس لیے خدام الاحمدیہ کا میرا کام کسی اور کو دے دیں۔لیکن اگر آپ سمجھتے ہیں کہ انصاف کر سکتے ہیں تو پھر جاری رکھیں۔پہلی خدمت جماعتی اور دوسری ذیلی تنظیموں کی۔''

سوال: پیارے حضور سوشل میڈیا پر اس طرف بڑھتا ہوا رجحان نظر آرہا ہے کہ ایسے احمدی جن کے چھوٹے بچے ہیں وہ اپنے گھروں کو رمضان کیلئے سجاتے ہیں۔جیسے نماز پڑھنے کی جگہ کو سجانا اور اس کے نیچے تحائف رکھنا اور عید کے انتظار میں بچوں کے لیے کیلینڈر کی اس طرز پر تیاری کرنا۔جیسے عیسائیت میں کیلنڈر تیار کیا جاتا ہے۔پیارے حضور ہم اپنے بچوں کو ایسے کاموں سے کیسے روک سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:''دیکھیں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے عمل کے پیچھے کیا نیت ہے؟ اگر تو وہ رمضان میں اپنے گھروں کو اس لئے سجاتے ہیں تا کہ اپنے بچوں کو رمضان کی اہمیت سمجھا سکیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔اگر تو انہوں نے اپنے کیلنڈر رمضان کے روزوں کو گننے کیلئے یعنی پہلا، دوسرا، تیسرا، چوتھا اور پانچواں روزہ وغیرہ بنائے ہیں۔بچوں کو بتانے کی خاطر کہ پہلا، دوسرا، تیسرا، چوتھا روزہ ہے۔اور 29 یا 30 دنوں بعد ہم عید منائیں گے جو بڑی اہمیت رکھتی ہے۔تب بچے عید کی اہمیت کے بارہ میں پوچھیں گے۔تو پھر آپ ان کو بتا سکتے ہیں جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمیں نماز عید میں شامل ہونا چاہیے۔یہاں تک کہ ایسی عورتیں جن کو مسجد میں نماز کی ادئیگی کے لئے جانے کی اجازت نہیں بھی ہے۔تو ان کو بھی مسجد میں عید کا خطبہ سننے کیلئے جانا چاہیے۔بلکہ نماز گاہ کے باہر بھی بیٹھا جا سکتا ہے تاہم یہ ہر ایک پر فرض اور لازم ہے۔اور جب وہ دنوں کو گن رہے ہوں تو آپ ان کو بتا سکتے ہیں کہ روزہ کیا ہے اور اسلام میں 30 روزے کیوں رکھے جاتے ہیں؟ اور روزہ کیا ہے؟ اور یہ سابقہ انبیاء کی تمام امتوں پر ان کے اپنے دور میں فرض تھے جیسا کہ قرآن میں بھی اس کا ذکر ہے۔مگر ان کا روزہ رکھنے طریق مختلف تھا۔اگر تو یہ نیت ہے کہ رمضان اور عید سے متعارف کروایا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔البتہ اگر صرف نقل کرنا مقصود ہے کہ چونکہ عیسائی ایسا کرتے ہیں۔اس لیے ہمیں بھی ایسا کرنا چاہیے۔اور آپ (بچوں) کو روزے کا پس منظر نہیں بتاتے، روزوں اور عید کی اہمیت نہیں بتاتے تو پھر یہ غلط ہے۔تو اس میں ایک لطیف فرق ہے۔ہم ایسا نہیں کہہ سکتے کہ ایک شخص نے اس نیت سے ایسا کیا ہے۔اگر تو وہ شخص کہتا ہے کہ میری نیت نیک تھی تو ہمیں یہ کہنے کا حق نہیں کہ ''نہیں تم غلط ہو، میں جانتا ہوں کہ تمہاری نیت نیک نہیں ہے۔'' آپ اور ہم تو خدا نہیں۔اللہ بہتر جانتا ہے۔کٹر نہ بنیں۔''

سوال: پیارے حضور کرونا وائرس کی وبا اس غرض کے لیے بھی تھی کہ لوگ اپنے خالق حقیقی کے قریب ہوں۔تو پیارے حضور آپ کو لگتا ہے کہ ہماری اصلاح ہوئی ہے۔اگر نہیں۔تو مستقبل میں اس سے بھی بڑی آزمائش کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:''آپ کو کوئی خواب آئی ہے؟ کوئی الہام ہوا ہے کہ کرونا کی وبا اس لیے تھی کہ خالق حقیقی کے قریب ہوں؟'' خادم نے جواب دیا: ''نہیں حضور۔'' حضور نے فرمایا ''مجھے تو نہیں پتہ۔ہاں۔کوئی بھی بیماری آتی ہے، کوئی بھی وبا پھیلتی ہے کوئی بھی مشکل آتی ہے، کوئی بھی تکلیف آتی ہے تو جو اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے والے لوگ ہیں۔ان کو یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ ہاں، یہ چیزیں آئی ہیں تو ہم اللہ تعالیٰ کے قریب ہوں، اپنے خالق کے قریب ہوں اس کے آگے جھکیں۔اور ان تکلیفوں، ان دکھوں، ان پریشانیوں سے بچنے کے لیے دعا کریں۔تو یہ عمومی چیز ہے۔اسی طرح کرونا بھی آیا۔اور یہ pandemic تھا۔یہ پوری دنیا میں پھیل گیا۔اور اس سے جو نیک لوگ تھے، جن کی فطرت نیک تھی، جو مذہبی رجحان اور خیالات رکھنے والے

تھے ان کا جھکاؤ اللہ تعالیٰ کی طرف ہوا۔ جو نہیں تھے ان کا نہیں ہوا۔بعض اللہ کی طرف توجہ نہ رکھنے والے بھی اللہ کی طرف جھکے۔مغربی ملکوں میں بھی، غیر مسلموں میں بھی، لیکن بہت سارے ایسے ہیں جنہوں نے کہا یہ تو بیماری ہے۔آئی اور گزر گئی۔ یا ابھی بھی آ رہی ہے تو گزر جائے گی۔تو ہم اس کو flue کی طرح لیتے ہیں۔جس طرح flue ہوا تھا۔ اس سے لوگ مرتے تھے تو ہم بھی مر جائیں گے۔جب ایک دن مرنا ہی ہے۔ان کو پرواہ ہی نہیں ہے۔ان کی کیا اصلاح ہونی ہے۔اصلاح تو اسی کی ہوتی ہے جو خدا پر یقین رکھتا ہے۔ یا کچھ نہ کچھ خوف خدا دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔یا جس کی کوئی فطرت نیک ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔باقی آزمائشیں تو آتی رہیں گی، زلزلے بھی آئیں گے، بیماریاں بھی آئیں گی، طوفان بھی آئیں گے۔اور اللہ تعالیٰ اسی طرح لوگوں کو احساس دلاتا رہتا ہے۔ ابھی جو پچھلے دنوں میں اتنے بڑے سیلاب آتے رہے۔ ہسٹری میں کئی decades تک آسٹریلیا میں نہیں آئے؟اس میں نقصان ہوا۔کبھی drought آتا ہے تو جنگلوں میں آگ لگ جاتی ہے تو وہ بھی تو تباہی ہے۔امریکا میں آجکل ایسی گرمی پھیلی ہوئی ہے کہ آگیں لگ رہی ہیں۔آسٹریلیا میں بھی آگیں لگ جاتی ہیں۔ پہلے آگ سے سب کچھ جل گیا پھر بارش ہوئی تو سیلاب میں سب کچھ بہہ گیا۔تو یہ بھی تو آفات ہی تھیں۔ ہر ملک میں اللہ تعالیٰ دکھانے کے لیے آفات بھیجتا رہتا ہے۔اس کے باوجود کچھ خیال نہ آئے تو کرونا سے کیا ان پر اثر ہونا ہے؟کرونا کا تو پتہ بھی نہیں لگتا کہ کون مرا اور کون نہیں مرا۔ کتنے کیس ہوئے ہیں آپ کے ہاں آسٹریلیا میں؟ 2 ملین، 4 ملین؟کتنے مرے ان میں سے؟2ہزار، 4ہزار، 10ہزار؟یہاں کرونا سے ایک آدمی فوت ہوتا ہے تو اتنا اس کا شور مچاتے ہیں کہ لگتا ہے کہ 10 ہزار فوت ہو گئے۔خوف زیادہ پھیلا دیا۔تو جن کو دوسری باتوں سے خوف پیدا نہیں ہونا ان کو کرونا سے کیا خوف پیدا ہونا ہے؟ہاں اللہ تعالیٰ آزماتا ضرور رہتا ہے ان چیزوں سے۔ ہر آفت جو آتی ہے اس پر استغفار کرنی چاہیے اور اللہ کی پناہ میں آنا چاہیے۔ چاہے بارش آرہی ہو۔تو یہ نہیں کہنا کہ ہاں ہاں بارش آ گئی بڑا فائدہ ہوگا۔بارشیں بھی طوفان بن جاتی ہیں۔’’کھی ہو کر وہ پانی ان پر اک طوفان لاتی ہے‘‘۔تو آگ بھی، پانی بھی، ہوا بھی، آندھیاں بھی، طوفان بھی یہ ساری چیزیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے نظم میں بیان کی ہیں، اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو بیان کیا ہے۔ہمیں ان چیزوں سے بچنا چاہیے۔اور لوگوں کو بتانا چاہیے کہ یہ اصلاح کے لیے آتی ہیں۔ اپنی اصلاح کرو۔لوگوں کو احساس ہو نہ ہو تبلیغ کے میدان کھولنے کے لیے ہمیں موقعہ اٹھانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ تو چپیڑیں ماری جارہا ہے لیکن اگر ان کو احساس ہی نہ ہو، کسی شاعر نے کہا ہے کہ،

احساس مر نہ جائے تو کسی انسان کے لیے
کافی ہے ایک راہ کی ٹھوکر لگی ہوئی

باقی ایسے بے شرم ہوتے ہیں کہ جو ماریں کھانے کے بعد بھی کہتے ہیں، ’’اچھا۔مار پڑی تھی مجھے؟‘‘منہ سوجھا ہوتا ہے۔اور پوچھ دوسروں سے رہے ہوتے ہیں کہ ’’مار پڑی ہے مجھے، میرا منہ سوجھ گیا؟ تو جو ایسے ڈھیٹ انسان ہوں ان کی آپ نے کیا اصلاح کرنی ہے؟ یا اسے کیا احساس ہونا ہے؟ہاں۔جب ایسے کام ہوتے ہیں تو یہ ہمارا کام ہے کہ ہم ان کو بتائیں کہ یہ جو ہوا، یہ اس لیے ہوا کہ ہم اللہ سے دور جارہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی طرف جھکیں، تا کہ ہم ان آفتوں سے بچ کر رہیں۔اور اس طرح ہم قریب آئیں گے۔اگر ایک نیک آدمی طاعون کی وجہ سے فوت ہوتا ہے۔تو وہ شہید بن جاتا ہے۔اور اگر ایک بد آدمی فوت ہوتا ہے تو وہ جہنمی بن جاتا ہے تو یہ چیزیں ہمیں موقعہ دے رہی ہیں کہ ہم تبلیغ کے میدان مزید کھولیں۔

صفیہ بشیر سامی۔لندن

ایم ٹی اے، ایک پھلدار درخت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! ہمارا ’’ایم ٹی اے‘‘ ایک پھل دار درخت بن چکا ہے۔جس کی بہت ساری شاخیں دُنیا جہان میں جڑ پکڑ چکی ہیں۔ یہ میری خوش نصیبی ہے کہ مَیں نے بیج بونے سے اس خوشبو دار درخت کو جڑیں پکڑتے اور پھل دار درخت بنتے دیکھا ہے۔

شروع شروع میں جب ایم ٹی اے کا اجرا ہوا تو ظاہر ہے بہت خوشی کی بات تھی خاص طور پر دور بیٹھے لوگوں کے لئے۔ ہم چونکہ مسجد کے بالکل قریب رہتے تھے اس لئے ہم خود مسجد پہنچ جاتے اور سب کچھ ہمارے سامنے ہی ہوتا لیکن پھر بھی خواتین کو سکرین پر ہی دیکھنا ہوتا تھا ہاں کہہ سکتے ہیں وہاں مسجد پہنچ کر ہم بھی ایم ٹی اے کے بغیر اُتنے ہی ادھورے تھے جتنے کے دور والے۔ ایم ٹی اے سب کی ضرورت بن گیا۔ اس سے سب کو فائدہ پہنچا دور ہوں یا نزدیک ’’ایم ٹی اے‘‘ سب کی ضرورت اور سب کو فائدہ پہنچانے والا ٹی وی چینل بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

میری اور میرے بچوں کی خوش نصیبی ہے کہ ہمارا گھرانہ ابتدا سے ایم ٹی اے کے ساتھ وابستہ ہے۔ سارہ میری بیٹی کو محترمہ رقیبہ گلزار صاحبہ کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ میرے بیٹے منیر شہزاد نے محترم جسوال برادرز کے ساتھ شروع دن سے کام کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دور میں شروع کے ’’ٹلفورڈ اسلام آباد‘‘ کے جلسوں میں عورتوں کے خیمے میں تھوڑی تھوڑی دور ٹی وی رکھے جاتے تھے جن پر ایم ٹی اے کے سارے پروگرام دیکھے جاتے تھے اور سب کی خواہش ہوتی تھی کہ ہمیں ٹی وی کے قریب ہی جگہ ملے۔ میرے میاں بشیر الدین سامی کی ڈیوٹی ایسی ہوتی تھی کہ انہیں جلسے کے بعد بھی دیر تک ٹھہرنا ہوتا تھا اس طرح ہم بھی ان کے انتظار میں جلسہ ختم ہونے کے بعد دیر تک بیٹھے رہتے۔ شاید جلسہ گاہ سے نکلنے والے سب سے آخری ہم ہی ہوتے۔ اپنی چادر سٹیج کے سامنے ٹی وی کے قریب رات کو بچھا کر آتے صبح کو بھی جلدی آجاتے ہماری چادر ہمارا انتظار کر رہی ہوتی۔ جلسہ شروع ہونے تک ہم اپنی اُمی جان کے پاس اُن کے ٹینٹ میں گزارتے جہاں اُمی ابا جان نے مزے مزے کی نعمتیں رکھی ہوتیں اور آنے ولوں کی تواضع کی جاتی۔ میرے ابا جان کی ڈیوٹی لنگر میں ہوتی تھی اس لئے اُن کو وہاں رہنے کے لئے ہمیشہ ٹینٹ ملتا تھا۔ اس لحاظ سے کہہ سکتے ہیں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! ہم نے بہت ہی اچھے اور مزیدار پُر جوش قسم کے جلسے دیکھے ہوئے ہیں جن کا سرور ہمیشہ دِل و دماغ میں چھایا رہتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم نے حدیقۃ المہدی کے جلسوں کا بہت لطف اُٹھایا۔ covid-19 سے کچھ عرصہ پہلے والے جلسے میری کوشش اور خواہش ہوتی کہ میں کم از کم تین دنوں میں سے ایک دن ٹرین پر سفر کر کے جلسہ گاہ تک پہنچوں کیونکہ اس طرح مجھے ٹرین میں اپنے احمدیوں کے ساتھ سفر کرنے سے پاکستان کے ٹرین کے سفر کرنے اور نعرہ ہائے تکبیر کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ اور ویسے بھی مجھے خدام الاحمدیہ کے چاق و چوبند جوانوں کو ڈیوٹی دیتے ہوئے دیکھ کر مزا آتا ہے اور ان کے لئے دعائیں کرنے کا موقع ملتا ہے۔ لجنہ کی ممبرات کو بھاگم بھاگ عورتوں اور بچوں کی مدد کرتے ہوئے دیکھنا اچھا لگتا ہے۔ میں ان یادوں کو اپنے اندر سمونا چاہتی تھی اس لئے کوشش کرتی کہ جلسہ پر جانے کے لئے ٹرین اور بس پر سفر کروں واپسی پر خدام جو بند پیکٹوں میں قیمہ والا پلاؤ اور سالن روٹی دیتے بچوں کو چاکلیٹ اور ٹافیاں بانٹتے یقین کریں وہ نظارے اور وہ مزے میں بھول نہیں پاتی۔ میرے بچوں کو مشکل لگتا تھا کہ میں ٹرین پر سفر کروں لیکن میرے بچے نہیں جانتے تھے کہ مجھے یہ ٹرین کا سفر کتنا کچھ دیتا ہے جو میں آج بھی اُن دنوں کو یاد کر کے مسحور ہو جاتی ہوں۔ اِن یادوں کو سمیٹ کر میں نے اپنے دل میں بسا رکھا ہے۔

اب عمر کے لحاظ سے میرے لئے جلسوں پر جانا ممکن نہیں رہا تو میری زندگی میں MTA کی قدر کئی درجہ بڑھ گئی ہے۔ دو تین سال سے میں اپنے گھر بیٹھ کر اپنے کمرے میں ٹی وی پر سارے پروگرام دیکھتی رہی ہوں۔ اس سال بھی میں نے گھر بیٹھ کر تمام پروگرام دیکھے دل چاہا تو لیٹ گئی یا کرسی پر بیٹھ گئی تھک گئی تو اپنے ہی گھر کے گارڈن میں چکر لگا لیا لیکن پروگرام کوئی بھی miss نہیں کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

ساری دنیا کے ساتھ مل کر تجدید بیعت کی۔ آنسو دل کھول کر بہائے۔ مزا آتا ہے کہ کوئی دیکھنے والا نہیں ہے جتنا مرضی ہے دعائیں مانگیں اللہ کے آگے عاجزی کریں۔ بیٹھے بیٹھے جیسے ہی اُونگھ آئی تو ایکدم پُر جوش نعرہ ہائے تکبیر، اللہ اکبر سے پھر واپس جلسہ میں شامل ہو جاتی۔ سچ پوچھیں تو کبھی کبھی بوڑھے ہونے کا بھی بہت مزا آتا ہے۔ گھر بیٹھ کر ایم ٹی اے پر بہت ہی خوبصورت دودھ سے دُھلا بُراق سفید نیا بسا ہوا خوب صورت شہر دیکھنے کا جو مزا آتا ہے لفظوں میں بیان نہیں کرسکتی، مارکی کے اندر کے تمام نظارے دیکھے سٹیج پر سجے پھولوں کی خوشبو بھی مجھ تک پہنچتی رہی۔ تمام ڈاکومنٹری دیکھیں، نظمیں سُنیں حضور کے خطابات سُنے۔ جزکم اللہ۔ ایم ٹی اے اپنے تمام ورکرز جو بھی جہاں بھی ڈیوٹی دے رہے تھے وہ انصار ہوں، خدام ہوں، لجنہ اماء اللہ، ناصرات اور اطفال سب کے لئے دل کی گہرائی سے دعائیں کی ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے حضور کو اور ساری جماعت کے علماء کو اپنی رحمتوں برکتوں سے نوازے سب کو اللہ جزائے خیر دے۔ ہماری جماعت اسی طرح پھلتی پھولتی رہے اور ایم ٹی اے کی ساری ٹیم کو اس سے بھی زیادہ ترقیاں نصیب کرے آمین۔

اس جلسہ پر صرف ایک کمی رہی کہ میں لنگر کا کھانا نہیں کھاسکی جس کا مجھے بہت افسوس ہے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 14/ستمبر 2022ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر ایک نماز جنازہ حاضر اور چند نماز جنازہ غائب پڑھائے۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم رشید صادق امینی صاحب ابن مکرم احمد صادق امینی صاحب (بریڈفورڈ۔یوکے)

11 ستمبر 2022ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحوم کے دادا حضرت نور محمد امینی صاحبؓ آف بھگیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے 1976ء میں پاکستان سے یوکے ہجرت کی اور بریڈفورڈ میں مقیم رہے۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، بہت مہمان نواز، ملنسار اور فدائی احمدی تھے۔ آپ کو دو بار روضہ ٔرسول پر حاضر ہونے اور عمرہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ قادیان جانے کی سعادت بھی پائی۔ اس کے علاوہ بہت سے دورہ جات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ قافلہ میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے وقت سے تاحال جلسہ سالانہ یوکے پر نعرے لگانے کی سعادت حاصل ہوتی رہی اور اس سال اپنے آخری جلسہ سالانہ یوکے پر بھی شدید بیماری اور تکلیف کے باوجود آپ کو بھر پور نعرے لگانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے، ایک بیٹی اور 12 پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔ مرحوم کے ایک بیٹے مکرم مبارز محمود امینی صاحب مربی سلسلہ دارالقضا یوکے میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

1- مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب ابن چوہدری محمد دین صاحب (کینیڈا)

3/ جولائی 2022ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحوم حضرت قاضی نذیر حسین صاحب رضی اللہ عنہ (سیشن جج) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔ آپ کے والد نے صدر جماعت بھڈال اور نائب امیر ضلع سیالکوٹ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم نے خدمت انسانیت کے لئے بڈھال میں ایک فلاحی ادارہ قائم کیا۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، انسانیت کی خدمت کرنے والے، بہت خوش اخلاق، ملنسار، عاجز اور سادہ مزاج انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ بہت گہرا اخلاص کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

2- مکرم ماسٹر عزیز احمد صاحب چیمہ (سابق صدر جماعت تلونڈی کھجوروالی۔ضلع گوجرانوالہ)

19/ اگست 2022ء کو 87 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحوم حضرت چوہدری کرم الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ کے بیٹے اور مکرم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب (مربی سلسلہ) کے چھوٹے بھائی تھے۔ پیشے کے لحاظ سے سکول ٹیچر تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، مہمان نواز، ہر ایک سے اچھے اخلاق سے پیش آنے والے ایک نیک فطرت انسان تھے۔ آپ نے مقامی سطح پر لمبا عرصہ بحیثیت صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے اور چھ بیٹیاں شامل ہیں۔

3- مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ (ربوہ)

اگست 2022ء میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند ایک نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں اور اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

4- مکرم محمد رمضان تبسم صاحب ابن مکرم گامن خان صاحب (معلم وقف جدید)

2/ اگست 2022ء کو 41 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحوم نے میٹرک کے بعد اپنی زندگی وقف کر کے 2001ء میں معلمین کلاس وقف جدید میں داخلہ لیا اور دو سالہ کورس پاس کر کے 2003ء میں بطور معلم وقف جدید خدمت کا آغاز کیا۔ آپ کو 2003ء سے 2022ء تک پاکستان کے مختلف اضلاع مظفر گڑھ، رحیم یار خان، وہاڑی، قصور، سیالکوٹ، ملتان، بہاولپور اور پشاور میں خدمت کا موقعہ ملا۔ آپ کو جہاں بھی بھجوایا گیا ہمیشہ لبیک کہا اور کبھی کوئی عذر پیش نہیں کیا۔ وقف کو ہمیشہ وفا کے ساتھ نبھانے کی کوشش کی۔ خلافت کے ساتھ بھی اخلاص کا تعلق تھا۔ بہت ملنسار، خوش مزاج اور عاجز انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

5- مکرم چوہدری جاوید سمیع صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالسمیع خادم صاحب (کینیڈا)

2/ جولائی 2022ء کو 61 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت چوہدری محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت شیخ عبدالرشید بٹالوی صاحب رضی اللہ عنہ کے پڑنواسے تھے۔ مرحوم مکرم چوہدری عبدالسمیع خادم صاحب کے بیٹے تھے جنہوں نے فضل عمر ڈسپنسری کراچی کے سیکرٹری کے طور پر خدمت کی توفیق پائی اور اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ مرحوم وفات سے پہلے پیس ویلج ویسٹ جماعت کے جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت خوش مزاج، عاجز اور اپنوں اور غیروں کے لئے انتہائی ہمدردی کا جذبہ رکھنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق اور خلافت سے گہری محبت اور عقیدت تھی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

6- مکرمہ فردوس بشارت صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر بشارت احمد صاحب (سابق ریجنل امیر ناردرن اونٹاریو۔کینیڈا)

27/ جون 2022ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحومہ اور ان کے میاں دونوں مالی قربانی میں پیش پیش رہتے تھے۔ ایک بڑی پراپرٹی جس میں اس وقت بیت المہدی تعمیر ہے وہ بھی جماعت کو ہبہ کرنے کی توفیق پائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعا گو، مہمان نواز، غریب پرور اور نیک خاتون تھیں۔ آپ نے لوکل صدر لجنہ کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ اپنے میاں کے ساتھ بھی مختلف جماعتی خدمات میں ان کا ہاتھ بٹاتی رہیں۔

7- عزیزہ باسمہ دانش بنت مکرم محمد فرقان دانش صاحب (ملائیشیا)

18/ جولائی 2022ء کو عزیزہ اپنے والدین کے ساتھ موٹر بائیک پر جارہی تھیں کہ بائیک پل کی دیوار سے ٹکرائی اور سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے وفات پا گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ بوقت وفات عزیزہ کی عمر تقریباً ساڑھے تین سال تھی۔ آپ کے والدین کو شدید زخمی حالت میں ہسپتال لے جایا گیا اور علاج کے بعد اب دونوں میاں بیوی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہیں۔ اس بچی میں چھوٹی عمر میں ہی اتنی اچھی عادتیں تھیں کہ دیکھنے والے حیران ہوتے تھے۔ ڈیڑھ سال کی عمر میں اس نے قاعدہ پڑھنا شروع کیا۔ اذان ہوتی تو والدین سے کہتی کہ اذان ہو رہی ہے باتیں نہ کریں اور خود اپنی والدہ کے سر پر دوپٹہ بھی دیتی۔ روز صبح اٹھ کر سب سے پہلے سلام کرتی تھی۔ جب خطبہ ٹی وی پر آتا تو اپنی ماں سے کہتی کہ میں نے حضور کو پیار کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

سعد الدین احمدی مرحوم۔ جہلم

حضرت مولوی حافظ فضل الدینؓ کے حالات زندگی

ابتدائی حالات

قبلہ والد مولوی حافظ فضل الدین صاحبؓ متوطن کھاریاں ضلع گجرات کی تحریری تاریخ پیدائش تو نہیں ہے۔ البتہ تخمیناً آپ کا سن ولادت 1854ء کے لگ بھگ ہے۔ آپ کے والد صاحب کا نام حافظ عبداللہ تھا۔ اور قوم گوجر سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے دو اور بھائی تھے۔ وہ بھی حافظ قرآن تھے۔ آپ نے فارسی اور اردو کی تعلیم مقامی اسکول میں پائی۔ آپ کو دینی تعلیم حاصل کرنے کا ازحد شوق تھا اور کھاریاں سے چند میل مشرق کی جانب موضع جنڈ میں حافظ علم الدین صاحب ایک قاری تھے اور اکثر لوگ ان کے پاس حفظ قرآن کے لئے جایا کرتے تھے۔ آپ بھی تین سال وہاں رہے اور قرآن کریم حفظ کیا۔

دینی تعلیم کا شوق

پھر چار سال موضع آہی آوان میں قاضی سلطان محمود صاحب سے عربی علم ادب، منطق اور نحو وغیرہ پڑھتے رہے۔ قاضی صاحب کے ساتھ آپ کو آخر دم تک عقیدت رہی۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں حضور سے درخواست کی کہ ان کے لئے ایک تبلیغی خط لکھ دیں۔ اس پر حضرت اقدسؑ نے ایک خط لکھ دیا۔ جو اخبار البدر میں شائع ہو چکا ہے۔ جب وہ خط قاضی صاحب کو دیا گیا۔ تو انہوں نے پڑھ کر یہ جواب لکھ دیا۔

مرحبا اے بلبل باغ کہن
از گل رعنا بگو با ما سخن

مگر افسوس قاضی صاحب اعلانیہ بیعت نہ کر سکے۔ قاضی صاحب سے پڑھنے کے بعد والد صاحب موضع تلونڈی ضلع گورداس پور میں مولوی عبداللہ صاحب کے پاس گئے اور وہاں سے کچھ علم قرآن و حدیث حاصل کیا۔ والد صاحب فرماتے کہ جب میں تلونڈی گیا تو اسی سڑک پر سے گزرا جو بٹالہ سے قادیان کو جاتی ہے۔ مگر اس وقت میں نے قادیان کا نام بھی نہیں سنا تھا۔ آخر جب بیعت کے لئے قادیان گیا تو معلوم ہوا کہ یہ وہی راستہ ہے۔ جہاں پر سے پہلے گزرا تھا۔ یہ مولوی عبداللہ صاحب، مولوی محمد حسین بٹالوی اور سرکار بٹالہ کے بھی استاد تھے۔ کچھ عرصہ تلونڈی میں رہنے کے بعد والد صاحب بیمار ہوگئے۔ اس لئے واپس آگئے۔ مگر آپ کو علم قرآن اور حدیث حاصل کرنے کا چونکہ ازحد شوق تھا۔ اس لئے جب صحت ہوئی تو سہارنپور چلے گئے اور مولوی محمد مظہر الدین صاحب کے مدرسہ اسلامیہ میں داخل ہوگئے۔ دو سال وہاں مقیم رہے۔ جب آپ کے بھائی حافظ علم الدین صاحب بیمار ہوگئے تو آپ کو واپس بلالیا گیا۔ آپ کے بھائی صاحب فوت ہوگئے۔ اس لئے واپس سہارنپور نہ جا سکے۔

کھاریاں میں قیام

ان دنوں اس علاقہ میں کوئی عالم نہ تھا۔ لوگوں نے درخواست کی کہ نماز جمعہ پڑھایا کریں۔ آپ نے باؤلی غربی کی جامع مسجد میں نماز جمعہ پڑھانا شروع کی۔ والد صاحب فرماتے کہ جب میں تعلیم حاصل کرکے کھاریاں مقیم ہوگیا تو مجھے بہت سی ملازمتیں ملتی تھیں۔ مگر میں نے نیت کی بلکہ اسی نیت سے تعلیم حاصل کرنے گیا تھا کہ اپنی قوم کو دینی تعلیم دوں گا۔ اس لئے کسی ملازمت کو قبول نہ کیا۔ مگر فرماتے، آتے ہی مجھے مباحثات میں پڑنا پڑا اور یہ دل کی خواہش دل میں ہی رہی۔ گو آپ کے پاس دو تین طالبعلم قرآن و حدیث پڑھنے کیلئے ہمیشہ رہا کرتے تھے۔ مگر وسیع پیمانے پر درس و تدریس جاری نہ کر سکے۔

مباحثات

جب آپ بعد تکمیل علم اپنے وطن میں مراجعت فرما ہوئے تو ان دنوں ایک مولوی صاحب جن کو لوگ بغدادی کے نام سے پکارتے تھے عموماً یہ وعظ کیا کرتے تھے کہ رسول کریم ﷺ حاضر و ناظر ہیں اور آپ کو علم غیب حاصل ہے۔ مولوی برہان الدین صاحب جہلمیؓ اس کے خلاف تھے اور اہلحدیث ہونے کی وجہ سے وہابی مولوی کے نام سے مشہور تھے۔ یہ مولوی بغدادی ان کے خلاف بھی کہتا رہتا۔

ان دنوں کھاریاں میں ایک تحصیلدار صاحب نواب بیگ تھے جو علم دوست اور دینی مباحثات میں دلچسپی لیتے تھے۔ جب والد صاحب سہارنپور سے واپس آئے تو مولوی بغدادی صاحب کے ساتھ تحصیلدار صاحب کی موجودگی میں آپ کا تبادلہ خیالات ہوا۔ جب آپ سے اس مسئلہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ فرماتے، میرے دل میں خیال گزرا۔ یہ ایک آزمائش ہے۔ اگر حق کو چھپایا تو گنہگار بنوں گا اور اگر حق بات کہی تو مخالفت ہوگی اور وہابی کہلاؤں گا۔ تاہم میں نے اصل حقیقت بیان کرنی شروع کی اور وطیرہ یہ اختیار کیا کہ پبلک کو مخاطب کرکے کہا میں آپ لوگوں کے سامنے قرآن و حدیث سے چند ایک واقعات پیش کرتا ہوں۔ آپ خود اس سے نتیجہ نکال لیں۔ یہ کہ کر آپ نے حضرت عائشہؓ کا واقعہ افک کھول کر سنایا اور بتایا کہ خود نبی کریم ﷺ کو تردد ہوگیا اور حضرت عائشہؓ سے یہاں تک حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ اگر واقعی تجھ سے قصور ہوگیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ۔

اس کے بعد ایک اور واقعہ ایک مسلمان اور یہودی کا سنایا جس میں یہودی بے گناہ تھا مگر گواہ مسلمان کو بری قرار دے رہے تھے کہ خدائے تعالیٰ نے آپ کو اصل واقعہ سے آگاہ کیا۔ اس طرح کے چند ایک واقعات بیان کئے تو پبلک کہ اٹھی کہ مولوی بغدادی غلط کہتا ہے۔ اس کے بعد مولوی بغدادی نے تحصیل کھاریاں کے مولویوں کو اپنی حمایت کے لئے تیار کیا۔ ان تمام مولویوں نے اندر ہی اندر تیاریاں کی اور ایک دن خفیہ طور پر مقرر کیا۔ والد صاحب حسب معمول چاشت کے وقت مسجد میں قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے کہ جنڈ والے حافظ صاحب جو آپ کے استاد تھے اور رشتہ دار بھی۔ آپ کے پاس آئے اور آکر بتایا۔ آج تمہارے خلاف اتنے علماء آئے ہوئے ہیں اور تم یہاں بیٹھے ہو۔ اتنے میں تحصیلدار صاحب کی طرف سے پیغام آیا کہ آپ تشریف لائیں۔ آپ صرف قرآن کریم لے کر چلے گئے۔ جب مجمع میں پہنچے تو دیکھا درجنوں مولوی آئے ہوئے ہیں۔ جن میں سے زیادہ چالاک مولوی غلام غوث ساکن کھوڑی اور مولوی عبداللہ سکنہ عمر چک تھے۔ تحصیلدار صاحب نے والد صاحب سے کہا کہ آپ اکیلے ہیں اگر کہیں تو مولوی برہان الدین صاحب کو بلالیا جائے۔ مگر آپ نے اس کی ضرورت محسوس نہ کی۔ جب مجلس جم گئی تو مولوی غلام غوث صاحب نے والد صاحب سے پوچھا آیا یا رسول اللہ کہنا جائز ہے یا ناجائز۔ والد صاحب نے جواباً فرمایا اگر کوئی آدمی شوق محبت سے کہتا ہے تو جائز اور اگر اس خیال سے کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ حاضر و ناظر ہیں تو خوف کفر ہے۔ مولوی صاحب سے یہ آیت پیش کی وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا اور ترجمہ کرتے ہوئے کہا شاہد وہی ہوسکتا ہے جو حاضر و ناظر ہو اس پر والد صاحب نے فرمایا۔ نبی کریم ﷺ نے جو معنی اس آیت کے کئے ہیں وہ بتاؤ۔ چونکہ مولویوں کو یاد نہ تھا اس لئے خاموش ہوگئے۔ آخر تحصیلدار صاحب نے کہا اچھا مولوی صاحب آپ ہی بتائیں۔ آپ نے بخاری شریف کتاب التفسیر کا حوالہ دیکر بتایا کہ اس میں تو یہ ذکر ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی امت کی تصدیق کریں گے یہ جو کچھ کہتے ہیں درست ہے۔ پھر ساتھ ہی واقعہ حوض کوثر مسحابی اصیحابی سنایا۔ اس پر سب مولوی حیران رہ گئے اس کے بعد والد صاحب کا سکہ بیٹھ گیا۔

ایک خواب

پھر تحصیلدار بھی ہندو آگیا اور اہلکار بھی ہندو تھے۔ یہ زمانہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت سے کچھ عرصہ قبل کا ہے۔ یہ لوگ آریہ خیالات کے تھے اور اکثر اسلام پر اعتراض کرتے تھے۔ کئی ایک مسلمان کہلانے والے ملازمین تحصیل بھی تحصیلدار کی ہاں میں ہاں ملاتے۔ وہ اکثر معجزہ شق قمر و دیگر معجزات نبوی ﷺ پر اعتراض کرتے۔ والد صاحب فرماتے میں ان اعتراضات کو سنتا اور دل میں کڑھتا اور اکثر خدائے تعالیٰ سے تائید اسلام کے لئے دعائیں مانگتا۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ باؤلی شرقی کے پاس چند ہندو اہلکار بیٹھے تھے اور اسلام پر ہنسی اڑا رہے تھے۔ والد صاحب فرماتے اس دن میں نے نمازوں میں بہت زاری کی اور اسلام کی تائید اور نصرت کے لئے دعائیں کیں۔ اسی رات جب میں سویا تو ایک خواب دیکھا کہ مشرق کی جانب گرد اٹھی ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ یہ کیا ہے تو کسی نے جواب دیا کہ امام مہدی کی فوجوں نے کافروں کی فوجوں کو شکست دی ہے اس لئے کافر بھاگے جا رہے ہیں۔ اتنے میں گرد وغیرہ دور ہوگئی۔ پھر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک زمین کا قطعہ ہے جس میں ایک چھوٹا سا خیمہ نصب ہے اس کے اندر ایک سفید ریش بزرگ ہیں۔ میں جھک کر اس خیمہ کے اندر داخل ہوتا ہوں اور ان بزرگ کی بیعت کرتا ہوں۔ بیعت لینے کے بعد وہ مجھے سکھاتے ہیں لاالٰہ الااللہ اس کلمہ کے پڑھنے سے مجھے بہت لطف آتا ہے اور رقت طاری ہو جاتی ہے۔ میں جب جاگا تو یہ کلمہ زبان پر جاری تھا اور آنسو بہہ رہے تھے۔ پورے سات دن تک میں اس کا لطف محسوس کرتا رہا۔ اس کے بعد جب جمعہ کا دن آیا تو میں نے لوگوں کو یہ خواب سنایا اور کہا انشاء اللہ العزیز عنقریب کوئی مرد خدا اسلام کی تائید کے لئے کھڑا ہوگا۔

سرمہ چشم آریہ کا مطالعہ

اس کے بعد والد صاحب کو حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب سرمہ چشم آریہ

کہیں سے ملی آپ نے پڑھی اور بہت خوش ہوئے۔ آپ فرماتے مجھے خیال گزرا کہ یہی شخص تائید دین کے لئے کھڑا ہوا ہے۔ مگر چونکہ حضورؑ کا دعویٰ ماموریت نہ تھا اس لئے خاموش رہے۔ والد صاحب کے والد بزرگوار بھی اس وقت زندہ تھے اور وہ بھی سرمہ چشم آریہ پڑھا کرتے تھے مگر وہ حضورؑ کے دعویٰ سے پہلے وفات پا گئے۔

ایک اشتہار

ایک دن آپ مسجد میں کھڑے تھے کہ آپ کے ایک دوست مسجد میں آئے اور ہنستے ہنستے کہنے لگے آؤ میں ایک نئی بات سناؤں۔ یہ کہ ایک ورقہ اشتہار والد صاحب کو دیا اور خود چلے گئے۔ وہ اشتہار حضرت مسیح موعودؑ کا تھا۔ والد صاحب فرماتے اس میں صرف چند سطریں ہی تھیں اور مضمون یہ تھا کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے علم دیا ہے کہ پہلا مسیح فوت ہو چکا ہے اور اب آنے والا مسیح میں ہوں۔ بس یہ اعلان ہی تھا آپ فرماتے میں نے کھڑے کھڑے پڑھا اور معاً یہ خیال دل میں گزرا کہ یہ ممکن ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے حضرت مسیح کو فوت شدہ نبیوں میں دیکھا ہے۔ زندہ کا فوت شدگان میں کیا کام فرماتے مجھے مخالفت کا خیال تک نہ گزرا۔ خدا کی قدرت ہے کہ وہ صاحب جنہوں نے آپ کو اشتہار دیا بیعت سے محروم ہی رہے اس طرح کچھ دن گزر گئے۔

احمدیت میں شمولیت

ایک روز بہت سویرے پو پھٹنے سے بھی پیشتر مولوی برہان الدین صاحب جہلمی والد صاحب کے پاس تشریف لائے۔ اور کہنے لگے مرزا صاحب کے متعلق اب شور بہت بڑھ گیا ہے میں ان کی کتابیں لے آیا ہوں۔ چلو میں اور آپ گاؤں سے باہر بیٹھ کر ان کتابوں کو پڑھتے ہیں اور سوچتے ہیں۔ والد صاحب اور مولوی صاحب مرحوم چل پڑے لیکن راستہ میں مولوی صاحب نے فرمایا اب میرا ارادہ بدل گیا ہے۔ میں ایک دفعہ کتابیں پڑھ چکا ہوں۔ آپ اپنے طور پر پڑھیں اور اپنی رائے سے مطلع کریں۔ اس پر والد صاحب واپس آگئے اور ازالہ اوہام پڑھنا شروع کیا۔ جوں جوں آپ پڑھتے آپ کا خیال حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی طرف مائل ہوتا جاتا آخر آپ نے مولوی برہان الدین صاحب کو لکھا کہ میں جوں جوں کتاب پڑھتا ہوں میری عقیدت حضرت مسیح موعودؑ کی طرف بڑھتی جاتی ہے اس کے کچھ عرصہ بعد مشہور ہوگیا کہ مولوی برہان الدین صاحب کہیں چلے گئے ہیں۔ ایک دن والد صاحب کو کسی نے آکر کہا مولوی برہان الدین صاحب آپ کو یاد کرتے ہیں۔ مولوی صاحب مرحوم گاؤں سے باہر سڑک پر کھڑے تھے والد صاحب ان کے پاس گئے تو مولوی صاحب نے بتایا میں تو حضرت مرزا صاحب کی بیعت کر آیا ہوں آپ بھی بیعت کر آئیں۔ یہ غالباً جون 1890ء کا واقعہ ہے اس پر والد صاحب بھی ستمبر میں قادیان گئے اور حضرت اقدس کی بیعت کر لی۔ پھر دوسری دفعہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر دسمبر 1892ء میں قادیان گئے۔ آپ کا نام آئینہ کمالات اسلام میں ان لوگوں کی فہرست میں درج ہے جو کہ جلسہ سالانہ پر حاضر تھے۔

وفات مسیحؑ پر مباحثات

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے پر آپ کی مخالفت کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ اور آپ کو مباحثات میں حصہ لینا پڑا۔ معمولی معمولی مباحثے تو آپ نے کئی کئے مگر بہت مشہور مناظرے آپ نے تین چار کئے مولوی غلام احمد ساکن ڈوگر متصل کھاریاں کے ساتھ موضع ملکہ میں مولوی صدر الدین صاحب اور قاضی سلطان محمود صاحب کی موجودگی میں ایک مناظرہ تقریری وفات مسیح ناصری پر ہوا۔ آپ کے پاس کوئی کتاب نہ تھی مگر آپ نے زبانی ہی مولوی غلام احمد کی پیش کردہ احادیث کے راوی بتادئے۔ اور ان راویوں کا غیر حقیقی ہونا ثابت کیا۔ اس سے قاضی صاحب یہاں تک متاثر ہوئے کہ انہوں نے کہہ دیا علم وحدیث میں مولوی فضل الدین کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا۔ ایک اور مناظرہ تحریری ہے آپ کے اور ایک مولوی محمود صاحب گنجوی کے درمیان سات روز تک وفات مسیح ناصری پر ہوتا رہا۔ مولوی محمد الدین صاحب واصل باقی نویس آپ کے کاتب تھے۔ آخر مولوی محمود صاحب مناظرہ کو بغیر تکمیل پہنچانے کے چند کتابیں لانے کا بہانہ کرکے ایسے گئے کہ پھر واپس نہ آئے۔ وہ تحریری پرچہ جات غالباً اکمل صاحب نے بعد میں مولوی صاحب سے بغرض اشاعت لئے مگر نامعلوم کدھر گئے۔ اسی طرح ایک مناظرہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کیساتھ وفات مسیح پر ہوا۔ ان مناظروں کا اثر علاقہ کھاریاں پر بہت اچھا پڑا۔

مختلف دیہات میں احمدی جماعتیں

علماء دین اور لوگوں نے بھی ذاتی طور پر آپ سے گفتگو کی اور یہ نتیجہ نکلا کہ کئی جگہ احمدی جماعتیں بن گئیں۔ چنانچہ موضع نورنگ میں جماعت اس طرح قائم ہوئی حضرت غلام اللہ شاہ صاحب ساکن نورنگ جو ایک عالم باعمل تھے مولوی صاحب کے پاس بغرض گفتگو تشریف لائے۔ چونکہ آپ بہت سلیم الطبع تھے اس لئے گفتگو کے دوران میں ہی حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے قائل ہوگئے۔ ان کی احمدیت میں شامل ہونے کی وجہ سے نورنگ میں اچھی خاصی جماعت پیدا ہوگئی۔ موضع چک سکندر میں میرے نانا جان حافظ احمد الدین صاحب مرحوم بھی ایک عالم تھے والد صاحب کا تعلق وہاں حضرت مسیح موعودؑ کے دعوے سے پہلے قائم ہوا تھا۔ والد صاحب کے بیعت کر لینے پر محترم نانا جان حافظ احمد الدین صاحب نے بھی علمی تحقیقات کے بعد بیعت کر لی اور وہاں بھی ایک اچھی جماعت پیدا ہوگئی۔ سید غلام اللہ صاحب مرحوم اور نانا جان حافظ احمد الدین صاحب مرحوم بھی والد صاحب کیطرح حضرت مسیح موعودؑ کے 313 بدری اصحاب میں شامل ہیں ایسا ہی تہال آڑہ، بوریانوالی، بھویا وغیرہ مقامات پر والد صاحب کے ذریعہ یا آپ کے ذریعہ احمدی ہونے والے احباب کے ذریعہ جماعتیں قائم ہوگئیں۔ حضرت والد صاحب نے الحبّ للہ والبغض للہ پر ایسا عمل کیا کہ جن رشتہ داروں نے سلسلہ احمدیہ کو قبول نہ کیا ان سے کہدیا کہ اب ہم کوئی ایسا رشتہ دار نہیں جانتے جو کہ احمدی نہ ہو۔ جو رشتہ دار غیر احمدی رہا اس سے اس طرح قطع تعلق ہوگیا کہ ہمیں معلوم ہی نہیں وہ کبھی ہمارا رشتہ دار تھا۔

قادیان میں قیام

جب مولوی عبدالکریم صاحب فوت ہوگئے اور والد صاحب چند دنوں کے لئے قادیان گئے تو خط لکھ دیا کہ میں یہاں کچھ عرصہ رہوں گا۔ اس وقت آپ چھ ماہ قادیان رہے۔ مدرسہ احمدیہ کی نئی نئی بنیاد رکھی گئی تھی۔ آپ کو اس میں حضرت اقدسؑ نے دینیات کا مدرس مقرر فرمایا۔ حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب فرماتے ہیں جب میں سکول میں آیا اس وقت آپ اور قاضی سید امیر حسین شاہ صاحبؓ مدرسہ احمدیہ میں استاد تھے۔ علاوہ مدرسہ احمدیہ میں کام کرنے کے والد صاحب نے تھوڑا عرصہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں حضرت مولوی شیر علی صاحب کی ہیڈ ماسٹری کے زمانہ میں فارسی، دینیات اور عربی مدرس کے طور پر کام کیا۔

حضرت مسیح موعودؑ سے ایک سوال

اور اس کا جواب

میں نے ایک دن والد صاحب سے پوچھا جب آپ پہلی دفعہ حضرت مسیح موعودؑ کے پاس گئے تو آپ نے کوئی سوال پوچھا۔ فرمانے لگے میں نے ایک مسئلہ دریافت کیا کہ فاتحہ خلف الامام پڑھنا ضروری ہے یا نہیں؟ حضورؑ نے فرمایا ضروری ہے۔ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ میں نے عرض کیا حضورؑ قرآن میں تو آتا ہے جب قرآن پڑھا جائے تو چپ رہو۔ اس پر حضورؑ فرمانے لگے، بے شک یہ صحیح ہے۔ مگر قرآن قرآن پڑھنے سے منع نہیں کرتا۔ اگر یہ درست مانا جائے تو آج ہی سارے مکتب بند ہوجائیں اور تعلیم قرآن دینا امر محال ہوجائے۔ والد صاحب فرماتے یہ جواب مجھے ایسا پسند آیا کہ فریفتہ ہوگیا۔ فرماتے ہم خشک علم کے قائل تھے مگر حضرت مسیح موعودؑ نہ کسی علمی اصطلاح کی طرف گئے اور نہ حضور نے اِدھر اُدھر کے حوالے دئے بلکہ ایک موٹی دلیل دے دی۔ جو کسی سابقہ کتاب میں نہ تھی، میں اس وقت قائل ہوگیا کہ یہ شخص علم دین رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی تین باتیں

جس وقت آپ نے بیعت کی حضرت مسیح موعودؑ نے آپ سے تین باتیں بیان فرمائیں۔

- اول: اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کا نماز میں تکرار کیا کرو۔ اس سے توجہ قائم رہتی ہے اور خشوع وخضوع پیدا ہوتا ہے۔
- دوم: استغفار اور درود کثرت سے پڑھا کرو۔
- سوم: اہتمام سے نماز تہجد ادا کیا کرو۔

ان تینوں باتوں پر والد صاحب سختی سے عمل کرتے رہے۔ میں نے آپ کے ساتھ سفر بھی کئے، گھر پر بھی دیکھا مجھے یاد نہیں کہ آپ نے کبھی نماز تہجد چھوڑی ہو۔ بلکہ آخری بیماری کے ایام میں بھی آخری دن تک نماز تہجد پڑھتے رہے۔

عام اخلاق و عادات

آپ ایک باعمل عالم تھے صوفی منش تھے اپنے ہاتھ سے کام کرنا بہت پسند کرتے تھے اور اس شخص کو بہت پسند کرتے تھے جو کوئی کام کرنے میں عار نہ سمجھتا ہو۔ آپ کی طبیعت میں ہمدردی بنی نوع کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

رکھ کھاریاں کے قریب ایک گاؤں ہے۔ وہاں ایک حافظ صاحب بہت بزرگ ہوکر گزرے ہیں۔ اکثر لوگ ان سے عقیدت رکھتے تھے۔ وہ حضرت اقدسؑ کے دعوے سے پہلے ہی وفات پاگئے تھے۔ انہوں نے کئی لوگوں سے کہا کہ اگر تمہیں خواہش ہو کہ فرشتہ دیکھنا ہے تو کھاریاں میں جا کر مولوی فضل الدین صاحب کو دیکھ لو۔ آپ ملہم تھے۔ مگر اپنی رویا اور الہامات وغیرہ بالکل نہ بتاتے تھے۔ بلکہ جو آدمی اپنی خوابیں کثرت سے آکر سناتا اس کو پسند نہ کرتے۔ ہاں اگر کسی خواب یا الہام کی بناء پر سمجھتے کہ

کوئی ایسا امر پیش ہونے والا ہے جو عام لوگوں پر اثر انداز ہوگا۔ تو اس کا ذکر کر دیتے۔ کئی دفعہ اپنے دوستوں کو قحط آنے سے پیشتر انتظام کرنے کے لئے کہ دیتے اور لوگوں کو بھی ایسا یقین تھا کہ فوراً آپ کے فرمانے پر عمل پیرا ہوتے۔

آپ اوّل درجے کے منصف تھے۔ کئی غیر مسلم مثلاً ہندو اور سکھ عدالتوں میں مسلمانوں کے ساتھ مقدمات میں آپ کو اپنا ثالث مقرر کروا دیتے۔ چنانچہ کئی مقدمات میں آپ کمشن مقرر ہوئے اور خدا تعالیٰ نے آپ کی زبان میں ایسی تاثیر رکھی کہ مقدمات انجام کار صلح پر ختم ہوئے۔

باوجود ظاہراً دُنیا سے کنارہ کشتی ہونے کے آپ دُنیا کے سارے نشیب و فراز اچھی طرح جانتے۔ سیاست سے بھی دلچسپی رکھتے اور اخبار وغیرہ کا مطالعہ کرتے آپ کا یہ معمول تھا کہ اکثر وقت مسجد میں گزارتے آپ ان لوگوں میں سے ایک تھے جن کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا تھا۔ یاایھاالنبی اطعموا الجائع والمعتر الغرض آپ ایک کامل ولی اللہ تھے۔

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشدہ

خلافت ثانیہ میں بیعت کس طرح کی

خلافت ثانیہ کے شروع میں آپ کو بھی کچھ ابتلا آیا۔ مگر خدا تعالیٰ نے کامیاب کیا۔ آپ کے پاس تین دفعہ قادیان سے وفد آئے۔ مگر آپ نے خلافت کی بیعت نہ کی۔ اس کے بعد آپ نے خواب دیکھا کہ حضرت مسیح وعودؑ آئے ہیں مگر خفا ہیں بولتے نہیں۔ آپ نے پوچھا حضور! اس کا کیا سبب ہے؟ حضرت اقدسؑ فرمانے لگے ''یہ تفرقہ'' اس کے بعد قاضی سید امیر حسینؓ صاحب تشریف لائے تو حضرت والد صاحب نے اپنی اور جماعت احمدیہ کھاریاں کی بیعت کا خط لکھ دیا۔

ایک دفعہ خواجہ کمال الدین صاحب جہلم آئے تو مولوی صاحب کو بلوایا۔ مولوی صاحب آئے اور خواجہ صاحب سے گفتگو ہوئی۔ مولوی صاحب نے پوچھا کہ آپ لوگوں نے خلیفہ اوّلؓ کی بیعت کیوں کی تھی۔ خواجہ صاحب نے کہا میں تو مخالف ہی تھا۔ مولوی محمد علی صاحب نے یہ اینٹ رکھ دی۔ والد صاحب فرمانے لگے اینٹ لگائی تم نے اور اب اکھڑواتے مجھ سے ہو۔ یہ نہیں ہوسکتا۔ شروع میں تو غیر مبائعین کو خیال رہا کہ شاید مولوی صاحب ہمارے ساتھ مل جائیں۔ مگر آخر ناامید ہوگئے۔ آپ نے خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے اجازت لے کر ایک دو دفعہ ہر دو فریقوں میں صلح کی کوشش بھی کی۔ مگر ناکام رہے اور کئی دفعہ آپ نے اس کا ذکر کیا کہ لاہوری چھٹ جھٹنے صلح نہیں ہونے دیتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے عقیدت

آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے بہت عقیدت تھی۔ شروع اختلاف کے وقت بھی فرماتے کہ میاں صاحب متقی اور منتظم ہیں۔ اختلاف رائے اور بات ہے۔ جتنا عرصہ آپ نے بیعت خلافت نہ کی قادیان سے تعلق قطع نہ کیا اپنے چندے وغیرہ قادیان ہی بھیجتے۔ حضورؓ کی دعاؤں پر آپ کو بہت یقین تھا۔ آخری بیماری میں گو حالت مایوس کن ہوگئی تھی مگر جب میں نے سنایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا خط آیا ہے کہ صحت کے لئے دعا کی گئی۔ تو آپ کے چہرہ پر بشاشت آگئی اور فرمانے لگے خدا شفاء دے گا۔

اطاعت حکم آپ میں کمال درجہ کی تھی۔ کشمیر کے معاملہ میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اپنے ٹریکٹ یا دیگر احکامات بھیجتے تو ہدایات پر فوراً عمل کرتے اور خدا نے آپ کو سپاہی بھی مولوی محمد الدین صاحب واصل باقی نویس جیسا پیر جوان ہمت دیا تھا۔ خدا ان کی عمر دراز کرے۔ جب سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جماعتوں میں امارت کا نظام مقرر کیا ہے۔ والد صاحب جماعت ہائے کھاریاں کے امیر رہے۔

مرض الموت

آپ بیمار بہت کم ہوتے تھے۔ البتہ پیشاب کی مستقل بیماری آپ کو تھی۔ 27 اگست 1932ء کو بعارضہ بخار بیمار ہوئے۔ پہلے خیال تھا کہ معمولی بخار ہے۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی تشریف لائے تھے۔ انہوں نے بھی دوائی دی۔ مگر صحت نہ ہوئی۔ آخر بیماری زور پکڑ گئی۔ دایاں پھیپھڑا خراب ہوگیا۔ بخار بدستور رہا۔ آخر پیشاب کی بیماری نے زور پکڑ لیا۔ ہر پندرہ منٹ کے بعد پیشاب کرنا پڑتا۔ بہت کمزور ہوگئے۔ باوجود ہر قسم کے علاج کرنے کے صحت مقدر نہ تھی۔

وفات

آپ 14 اکتوبر بروز جمعہ بوقت عشاء حرکت قلب بند ہوجانے سے اپنے مالک حقیقی سے 1932ء جاملے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعونَ۔ آپ نے اسی برس کے لگ بھگ عمر پائی ہے 15 اکتوبر کو آپ کا جنازہ بذریعہ موٹر لاری قادیان لایا گیا۔ آپ 16 کی صبح کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں دفن ہوئے۔ آپ کی وفات پر آپ سے واقف مسلم، غیر مسلم اس امر کا اظہار کرتے تھے کہ ان کا حقیقی خیرخواہ گزر گیا ہے۔ آپ نے کیسی مبارک زندگی گزاری۔ سچ ہے۔

عروسِ بُود نوبت ماتمت
گرت نیک روزی بود خاتمت

جن لوگوں نے آپ کی بیماری کے ایام میں آپ کی عبادت کو دیکھا ہے وہی جانتے ہیں کہ آپ نے کس طرح اپنا دل اپنے مولیٰ سے لگایا ہوا تھا۔ بہ وقت پانچوں نمازیں ادا کرتے رہے۔ بخار کی حالت میں بھی درس تدریس کرتے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تہجد کی نماز ان بیماریوں کے سات ہفتوں میں ایک رات بھی نہیں چھوڑی بلکہ حسب معمول وتر آخری حصہ میں ادا کرتے رہے۔ بیماری کے آخری دنوں میں بعض دفعہ غنودگی کے وقت بعض کلمات آپ کے منہ سے نکلتے۔ ایک دن فرمانے لگے ''خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے مال گھٹتا نہیں بلکہ بڑھتا ہے۔'' اس قسم کے کئی کلمات کبھی کبھی آپ کے منہ سے نکل جاتے۔ آپ خود چندوں کی ادائیگی کے بہت پابند تھے ہمیشہ باشرح چندہ ادا کرتے اور ہر تحریک میں حصہ لیتے۔ ہمیں بھی اس کی تلقین کرتے۔ بلکہ فرماتے کہ مجھے حضرت خلیفہ اولؓ نے فرمایا تھا کہ اپنی اولاد کو دینی اور دنیوی تعلیم دلانا۔ میں نے تمہیں دنیا کی تعلیم اس لئے دلائی تھی کہ خود کماؤ دوسروں کے دست نگر نہ بنو اور یہی نصیحت آخری دن بھی کرتے ہوئے ہم سے جدا ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ۔

ایڈیٹر کے نام خطوط

مکرم آر آر قریشی تحریر کرتے ہیں۔

الفضل کا ہر شمارہ میرے علم میں بہت سی نئی ایمان افروز باتوں کا اضافہ کر رہا ہے۔ دینی اور دنیاوی بہت سارے علوم کی واقفیت ہو رہی ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ۔ چند ایک کا ذکر تحدیث نعمت کے طور پر تحریر کرتا ہوں۔

ارشاد باری تعالیٰ، فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اقتباسات، پیارے امام امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں، توقعات اور بے شمار نصائح سر فہرست ہیں۔

تلخیص صحیح بخاری، تبلیغ میں پریس اور میڈیا کا کردار، مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام تنظیموں کی ملّی و دینی خدمات، جلسہ سالانہ یو کے 2022ء میں تقریر ''عائلی زندگی میں میاں بیوی کو صبر اور برداشت کی عادت ڈالنے'' بطور خاص ذکر کے لائق ہیں۔

خاکسار بعض تحریرات کا پرنٹ نکال کر اپنے عزیز و اقارب اور دوستوں کو پڑھنے کے لیے پوسٹ کرتا رہتا ہے۔ اسی طرح ان اہم دستاویزات کی فوٹو اسٹیٹ کر کے جلد بنا کر محفوظ کر لیتا ہوں تا دعوت الی اللہ اور کسی بھی موضوع کی گفتگو میں حوالہ کے طور پر کام آسکے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرمہ منزہ سلیم۔ جرمنی سے تحریر کرتی ہیں۔

الفضل آن لائن کا روزانہ شمارہ پڑھ کر بہت دلی سکون ملتا ہے۔ جب تک پورا الفضل پڑھ نہ لوں اور افادہ عام کے لئے اسے ٹویٹر اور انسٹاگرام کے اسٹیٹس پر نہ لگا لوں، سکون نہیں ملتا۔ بلکہ بعض اوقات کسی مجبوری کی وجہ سے میں الفضل کا مطالعہ کر لوں اور اسٹیٹس پہ نہ لگا سکوں تو بعض غیر از جماعت اور کچھ پاکستان میں رہنے والے توجہ دلاتے ہیں کہ آپ نیک باتیں لگاتی رہا کریں ہمیں اس طرح اچھی باتوں سے آگاہی رہتی ہے۔ ان کو خاکسار پی ڈی ایف میں بھی پورا الفضل بھیج دیتی ہے۔

آپ کے اداریے کمال کے ہوتے ہیں۔ ماشاء اللہ آپ جس طرح ہر موضوع پر روشنی ڈالتے ہیں اور روزمرہ زندگی سے مثالیں بیان کرتے ہیں پھر قرآن کریم، احادیث اور ارشادات امام سے اپنے مضمون کو سجاتے ہیں۔ بات سیدھی دل پہ اثر کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اتنا اچھا روحانی مائدہ روزانہ بلاناغہ ہم تک بہم پہنچانے کے لئے آپ اور آپ کی تمام ٹیم کی انتھک محنت اور عرق ریزی صاف نظر آتی ہے۔ سو وہ سب مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس لگاتار محنت کے لئے سب کی خود جزا بن جائے۔ آپ سب کی سعی کو قبول و مقبول بنائے۔ آمین ثم آمین۔

ضروری اعلان بابت اصحاب احمد ضلع گوجرانوالہ

ضروری اعلان بابت اصحاب احمد ضلع گوجرانوالہ

ذیل میں ۲۷۴/ اصحاب احمد علیہ السلام کی فہرست شائع کی جارہی ہے جن کا تعلق ہماری تحقیق کے مطابق گوجرانوالہ سے ثابت ہے (یا انہوں نے کسی بھی رنگ میں گوجرانوالہ میں سکونت اختیار کی)۔ اگر قارئین کرام ان کے بارہ میں کچھ جانتے ہوں تو براہ کرم ہماری ای میل: grwtareekh@gmail.com پر رابطہ کریں تا کہ کتاب تاریخ احمدیت گوجرانوالہ کی تکمیل میں مدد مل سکے۔ جزاکم اللہ۔

نمبرشمار	نام	جگہ
1	غلام حیدر پوسٹل پنشنر ابن میاں خدا بخش	احمد نگر، ضلع گوجرانوالہ دارالرحمت قادیان
2	بابو اکبر علی ریٹائرڈ ورک انسپکٹر ریلویز ابن چودھری امیر علی	ایل ساہنسی، ضلع گوجرانوالہ دارالعلوم قادیان
3	ماسٹر عبد العزیز خاں ابن نبی بخش، مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان	ایمن آباد، محلہ ککے زئیاں، ضلع گوجرانوالہ، دارالفضل قادیان
4	سید محمد ابن اللہ دتا	بڑیالہ، ضلع گوجرانوالہ
5	رحمٰن	بہادر والی، ضلع گوجرانوالہ
6	غلام رسول	اُدھووالی، فضلا ضلع گوجرانوالہ
7	قاضی تاج الدین ابن غلام رسول	اُدھووالی، ضلع گوجرانوالہ، دارالانوار قادیان
8	قائم دین ابن غلام رسول	اُدھووالی، ضلع گوجرانوالہ
9	ڈاکٹر کرم الٰہی ابن غلام رسول	اُدھووالی، ضلع گوجرانوالہ، امرتسر
10	محبوب عالم ابن ڈاکٹر کرم الٰہی	اُدھووالی، ضلع گوجرانوالہ، امرتسر
11	محمد اکرم ابن ڈاکٹر کرم الٰہی	اُدھووالی، ضلع گوجرانوالہ
12	عبد المجید ابن ڈاکٹر کرم الٰہی	اُدھووالی، ضلع گوجرانوالہ
13	محمد شریف ابن ڈاکٹر کرم الٰہی	اُدھووالی، ضلع گوجرانوالہ
14	محمد بشیر ابن ڈاکٹر کرم الٰہی	اُدھووالی، ضلع گوجرانوالہ
15	محمد منیر ابن ڈاکٹر کرم الٰہی	اُدھووالی، ضلع گوجرانوالہ
16	عبد الحمید ابن ڈاکٹر کرم الٰہی	اُدھووالی، ضلع گوجرانوالہ
17	قاضی محمد اسلم ابن ڈاکٹر کرم الٰہی	اُدھووالی، ضلع گوجرانوالہ۔ لاہور
18	مولوی عنایت اللہ مدرس	چبہ سندھواں، ضلع گوجرانوالہ، مانانوالہ، ضلع گوجرانوالہ
19	ایمنہ	بھڑی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ
20	برکت بی بی	بھڑی شاہ رحمان، ضلع گوجرانوالہ
21	میاں جیون بخش ابن کریم بخش	بھڑی شاہ رحمان، ضلع گوجرانوالہ
22	حسین بی بی	بھڑی شاہ رحمان، ضلع گوجرانوالہ
23	زینب	بھڑی شاہ رحمان، ضلع گوجرانوالہ
24	طالع بی بی	بھڑی شاہ رحمان، ضلع گوجرانوالہ
25	عبد اللہ	بھڑی شاہ رحمان، ضلع گوجرانوالہ
26	عبد اللہ ابن اللہ دتہ	بھڑی شاہ رحمان، ضلع گوجرانوالہ
27	غلام حسن	بھڑی شاہ رحمان، ضلع گوجرانوالہ
28	فضل الٰہی کلارک	بھڑی شاہ رحمان، ضلع گوجرانوالہ
29	فضل حسین	بھڑی شاہ رحمان، ضلع گوجرانوالہ
30	محمد حیات	بھڑی شاہ رحمان، ضلع گوجرانوالہ

نمبرشمار	نام	جگہ
31	محمد حیات ابن خدا بخش	بھڑی شاہ رحمان، ضلع گوجرانوالہ
32	محمد حسین	بھڑی شاہ رحمان، ضلع گوجرانوالہ
33	مولوی امام دین	بھڑی شاہ رحمان، ضلع گوجرانوالہ
34	میاں جیون کشمیری ابن کریم بخش	بھڑی شاہ رحمان، ضلع گوجرانوالہ
35	میاں محمد وارث ابن پیر بخش موصی 2577	بھڑی شاہ رحمان، ضلع گوجرانوالہ۔ حلقہ مسجد فضل قادیان۔ حلقہ مسجد اقصیٰ
36	نظام الدین صاحب	بیڑی کلاں، ضلع گوجرانوالہ
37	میاں مسیت اللہ، امام مسجد	بیرینوالہ، ضلع گوجرانوالہ
38	مولوی محمد اسماعیل چٹھی مسیح ابن حکیم محمد عثمان	ترگڑی، ضلع گوجرانوالہ
39	ڈاکٹر مرزا عبد الکریم ابن مولوی محمد اسماعیل چٹھی مسیح	ترگڑی، ضلع گوجرانوالہ، دارالعلوم قادیان
40	حاکم بی بی اہلیہ ڈاکٹر مرزا عبد الکریم	ترگڑی، ضلع گوجرانوالہ
41	مرزا محمد حسین ابن مولوی محمد اسماعیل چٹھی مسیح	ترگڑی، ضلع گوجرانوالہ۔ دارالرحمت قادیان۔ ربوہ
42	مرزا محمد علی	ترگڑی، ضلع گوجرانوالہ
43	حاجی محمد عبد اللہ	جھنڈو ساہی، ضلع سیالکوٹ۔ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ
44	حسین بی بی	ترگڑی، ضلع گوجرانوالہ۔ جھنڈو ساہی، ضلع سیالکوٹ
45	منشی میراں بخش	ترگڑی، گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ
46	ریشم بی بی زوجہ منشی میراں بخش	ترگڑی، ضلع گوجرانوالہ۔ گوجرانوالہ شہر
47	غلام حسن کشمیری	ترگڑی، ضلع گوجرانوالہ
48	غلام حیدر ابن خدا بخش	ترگڑی، ضلع گوجرانوالہ دارالفضل قادیان
49	غلام رسول ابن نبی بخش	ترگڑی، ضلع گوجرانوالہ
50	جمال الدین	ترگڑی، ضلع گوجرانوالہ
51	مستری اللہ رکھا	ترگڑی، ضلع گوجرانوالہ
52	ملک محمد جمال ابن محمد عظیم	ترگڑی، ضلع گوجرانوالہ
53	حسین بی بی اہلیہ محمد جمال	ترگڑی، ضلع گوجرانوالہ
54	نبی بخش جنجوعہ ابن جمال الدین جنجوعہ	ترگڑی، ضلع گوجرانوالہ
55	میاں اللہ دتا	ترگڑی، ضلع گوجرانوالہ
56	ملک خیر دین	ترگڑی، ضلع گوجرانوالہ
57	زینب بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل	ترگڑی، ضلع گوجرانوالہ
58	معراج دین	ترگڑی، ضلع گوجرانوالہ
59	محمد رمضان ابن بڈھا	ترگڑی، ضلع گوجرانوالہ۔ قادیان
60	بدھو کشمیری	ترگڑی، ضلع گوجرانوالہ
61	صوبے خاں	ترگڑی، ضلع گوجرانوالہ
62	منشی احمد دین (اپیل نویس)	ٹلّے والا نزد ترگڑی، گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ
63	کرم رسول، میاں	لمبانوالی نزد ترگڑی ضلع گوجرانوالہ
64	منشی کرم علی کاتب ابن حکیم حاجی کرم الٰہی	لمبانوالی نزد ترگڑی، ضلع گوجرانوالہ دارالبرکات شرقی قادیان
65	چودھری کرم الٰہی قانونگو ابن جلال الدین	تلونڈی کھجور والی، ضلع گوجرانوالہ
66	جلال خاں	تلونڈی کھجور والی، ضلع گوجرانوالہ
67	جہان خان	تلونڈی کھجور والی، ضلع گوجرانوالہ

نمبرشمار	نام	جگہ
68	حسین بخش	تلونڈی کھجور والی، ضلع گوجرانوالہ
69	علی بخش ابن الٰہی بخش	تلونڈی کھجور والی، ضلع گوجرانوالہ
70	کرم الٰہی ابن محمد پناہ	تلونڈی کھجور والی، ضلع گوجرانوالہ
71	اہلیہ کرم الٰہی	تلونڈی کھجور والی، ضلع گوجرانوالہ
72	کریم بخش مع اہل بیت	تلونڈی کھجور والی، ضلع گوجرانوالہ
73	رحیم بخش	تلونڈی کھجور والی، ضلع گوجرانوالہ
74	مہتاب بی بی اہلیہ رحیم بخش	تلونڈی کھجور والی، ضلع گوجرانوالہ
75	سلطان بخش	تلونڈی کھجور والی، ضلع گوجرانوالہ
.76	چراغ دین	تلونڈی کھجور والی، ضلع گوجرانوالہ
.77	خوشی محمد	تلونڈی راہوالی، ضلع گوجرانوالہ
.78	غلام حیدر	تلونڈی راہوالی، ضلع گوجرانوالہ، قادیان
.79	احمد دین ابن اللہ دتا	تولیکی، ضلع گوجرانوالہ
.80	اللہ دتا ابن حسا	تولیکی، ضلع گوجرانوالہ
.81	بیگم زوجہ اللہ دتا	تولیکی، ضلع گوجرانوالہ
.82	صالحہ بی بی	تولیکی، ضلع گوجرانوالہ
.83	فضل حسین ابن غلام احمد	تولیکی، ضلع گوجرانوالہ
.84	محمد عالم ابن غلام احمد	تولیکی، ضلع گوجرانوالہ
.85	ڈاکٹر محمد اسمٰعیل ابن حکیم قطب الدین	جنگید کوٹ، ضلع گوجرانوالہ احمدیہ نیشنل میڈیکل ہال قادیان
.86	حکیم قطب الدین ابن مولوی غلام حسین	چندھڑ، ضلع گوجرانوالہ، قادیان
.87	پیر نیاز محمد ہاشمی	خانکی ہیڈ، ضلع گوجرانوالہ
.88	منشی محمد علی مدرس ابن قطب الدین	تلونڈی موسیٰ خاں، ضلع گوجرانوالہ
.89	چودھری نظیر حسن	جنڈیالہ باغوالہ، ضلع گوجرانوالہ
.90	منشی فیض احمد بھٹی کاتب الفضل ابن چودھری محمد الدین بھٹی	مہاراجکے چٹھے، ضلع گوجرانوالہ دارالبرکات قادیان
.91	احمد خان	فیروز والا، ضلع گوجرانوالہ
.92	مولوی احمد یار ابن حافظ الٰہی بخش	فیروز والا، ضلع گوجرانوالہ لویریوالا، ضلع گوجرانوالہ
.93	مہتاب بی بی اہلیہ مولوی احمد یار	لویریوالا، ضلع گوجرانوالہ
.94	داد علی	فیروزوالا، ضلع گوجرانوالہ
.95	رکن الدین	فیروز والا، ضلع گوجرانوالہ
.96	فاطمہ بی بی اہلیہ رکن الدین	فیروز والا، ضلع گوجرانوالہ
.97	سردار خاں	فیروز والا، ضلع گوجرانوالہ
.98	سید احمد	فیروز والا، ضلع گوجرانوالہ
.99	علی محمد	فیروز والا، ضلع گوجرانوالہ
.100	غلام قادر	فیروز والا، ضلع گوجرانوالہ
.101	فتح محمد	فیروزوالا، ضلع گوجرانوالہ
.102	مولا داد	فیروزوالا، ضلع گوجرانوالہ
.103	امۃ الرحمٰن بنت قاضی ضیاء الدین	قاضی کوٹ، ضلع گوجرانوالہ
.104	جوایا	کوٹ قاضی، ضلع گوجرانوالہ

نمبرشمار	نام	جگہ
.105	قاضی سراج الدین	قاضی کوٹ، ضلع گوجرانوالہ
.106	صالحہ بی بی اہلیہ قاضی عبد الرحیم	قاضی کوٹ، ضلع گوجرانوالہ
.107	قاضی ضیاء الدین	قاضی کوٹ، ضلع گوجرانوالہ
.108	عبد الواحد	کوٹ قاضی، ضلع گوجرانوالہ
.109	قاضی عبد الرحیم ابن قاضی ضیاء الدین	قاضی کوٹ، ضلع گوجرانوالہ۔ حلقہ ریتی چھلہ قادیان
.110	قاضی فضل الدین	قاضی کوٹ، ضلع گوجرانوالہ
.111	قاضی چراغ الدین	قاضی کوٹ، ضلع گوجرانوالہ
.112	میاں فضل الدین	قاضی کوٹ، ضلع گوجرانوالہ
.93	مہتاب بی بی اہلیہ مولوی احمد یار	لویریوالا، ضلع گوجرانوالہ
.94	داد علی	فیروزوالا، ضلع گوجرانوالہ
.95	رکن الدین	فیروز والا، ضلع گوجرانوالہ
.96	فاطمہ بی بی اہلیہ رکن الدین	فیروز والا، ضلع گوجرانوالہ
.97	سردار خاں	فیروز والا، ضلع گوجرانوالہ
.98	سید احمد	فیروز والا، ضلع گوجرانوالہ
.99	علی محمد	فیروز والا، ضلع گوجرانوالہ
.100	غلام قادر	فیروز والا، ضلع گوجرانوالہ
.101	فتح محمد	فیروزوالا، ضلع گوجرانوالہ
.102	مولا داد	فیروزوالا، ضلع گوجرانوالہ
.103	امۃ الرحمٰن بنت قاضی ضیاء الدین	قاضی کوٹ، ضلع گوجرانوالہ
.104	جوایا	کوٹ قاضی، ضلع گوجرانوالہ
.105	قاضی سراج الدین	قاضی کوٹ، ضلع گوجرانوالہ
.106	صالحہ بی بی اہلیہ قاضی عبد الرحیم	قاضی کوٹ، ضلع گوجرانوالہ
.107	قاضی ضیاء الدین	قاضی کوٹ، ضلع گوجرانوالہ
.108	عبد الواحد	کوٹ قاضی، ضلع گوجرانوالہ
.109	قاضی عبد الرحیم ابن قاضی ضیاء الدین	قاضی کوٹ، ضلع گوجرانوالہ۔ حلقہ ریتی چھلہ قادیان
.110	قاضی فضل الدین	قاضی کوٹ، ضلع گوجرانوالہ
.111	قاضی چراغ الدین	قاضی کوٹ، ضلع گوجرانوالہ
.112	میاں فضل الدین	قاضی کوٹ، ضلع گوجرانوالہ
.113	قاضی عبد الرحیم ابن قاضی ضیاء الدین	قاضی کوٹ، ضلع گوجرانوالہ
.114	قاضی محمد عالم	قاضی کوٹ، ضلع گوجرانوالہ
.115	قاضی محمد عبد اللہ ابن قاضی ضیاء الدین	قاضی کوٹ، ضلع گوجرانوالہ
.116	حافظ محمد بخش	قاضی کوٹ، ضلع گوجرانوالہ
.117	قاضی محمد یوسف	قاضی کوٹ، ضلع گوجرانوالہ
.118	میاں سلطان محمد	ضلع گوجرانوالہ
.119	ماسٹر اللہ دتہ حُر ہیڈ ماسٹر	قلعہ دیدار سنگھ، ضلع گوجرانوالہ. دارالرحمت قادیان
.120	منشی الہ دتا مدرس	قلعہ دیدار سنگھ، ضلع گوجرانوالہ
.121	حافظ امام الدین ابن خان جو	قلعہ دیدار سنگھ، ضلع گوجرانوالہ
.122	میاں انعام اللہ	قلعہ دیدار سنگھ، ضلع گوجرانوالہ
.123	میاں حبیب الرحمن	قلعہ دیدار سنگھ، ضلع گوجرانوالہ

نمبرشمار	نام	جگہ
.124	حسین بی بی	قلعہ دیدار سنگھ، ضلع گوجرانوالہ
.125	راجن اہلیہ چوہڑ	قلعہ دیدار سنگھ، ضلع گوجرانوالہ
.126	میاں راجہ	قلعہ دیدار سنگھ، ضلع گوجرانوالہ
.127	میاں غلام مرتضیٰ	قلعہ دیدار سنگھ، ضلع گوجرانوالہ
.128	فاطمہ	قلعہ دیدار سنگھ، ضلع گوجرانوالہ
.129	میاں محمد عالم	قلعہ دیدار سنگھ، ضلع گوجرانوالہ
.130	میاں محمد فاضل	قلعہ دیدار سنگھ، ضلع گوجرانوالہ
.131	میاں محمد حسین	قلعہ دیدار سنگھ، ضلع گوجرانوالہ
.132	میاں مرتضیٰ	قلعہ دیدار سنگھ، ضلع گوجرانوالہ
.133	مہتاب بی بی	قلعہ دیدار سنگھ، ضلع گوجرانوالہ
.134	میاں کرم علی	قلعہ دیدار سنگھ، ضلع گوجرانوالہ
.135	حکیم محمد دین چشم ساز	ککا کولو، ضلع گوجرانوالہ
.136	مولوی محمد عبد اللہ	کھیوہ والی، ضلع گوجرانوالہ
.137	مستری علی احمد	کھیوہ والی، ضلع گوجرانوالہ
.138	قاضی میر محمد	کوٹ کھلیان، ضلع گوجرانوالہ
.139	میاں عبد اللہ ابن محمد شاہ	کوٹ مہر علی، ضلع گوجرانوالہ
.140	الٰہی بخش	کوٹ ہرا، ضلع گوجرانوالہ
.141	اہلیہ حافظ محمد	کوٹ ہرا، ضلع گوجرانوالہ
.142	حافظ محمد	کوٹ ہرا، ضلع گوجرانوالہ
.143	محمد علی	کوٹ ہرا، ضلع گوجرانوالہ
.144	میاں اللہ داد ابن دیدار بخش	کوٹ ہرا، ضلع گوجرانوالہ۔ مدرسہ چٹھہ
.145	اہلیہ غلام حیدر نمبردار	گجو چک، ضلع گوجرانوالہ
.146	حافظ احمد دین	گجو چک، ضلع گوجرانوالہ
.147	راجہ بی بی ہمشیرہ محمد دین	گجو چک، ضلع گوجرانوالہ
.148	میاں سلطان علی	گجو چک، ضلع گوجرانوالہ
.149	شیر محمد	گجو چک، ضلع گوجرانوالہ
.150	صوبا ابن گوہر	گجو چک، ضلع گوجرانوالہ
.151	عبد الواحد ابن اللہ داد	گجو چک، ضلع گوجرانوالہ
.152	چودھری غلام حیدر نمبردار	گجو چک، ضلع گوجرانوالہ
.153	فتح محمد	گجو چک، ضلع گوجرانوالہ
.154	فیروز الدین	گجو چک، ضلع گوجرانوالہ
.155	محمد بی بی ہمشیرہ محمد دین	گجو چک، ضلع گوجرانوالہ
.156	قریشی محمد عظیم ہاشمی	گجو چک، ضلع گوجرانوالہ
.157	محمد حسین	گجو چک، ضلع گوجرانوالہ
.158	مرزا محمد دین ابن امیر بخش	گجو چک، ضلع گوجرانوالہ، ڈسکہ، ربوہ
.159	قریشی میاں محمد دین	گجو چک، ضلع گوجرانوالہ۔ چھور 117، ننکانہ صاحب
.160	مولا داد	گجو چک، ضلع گوجرانوالہ
.161	والدہ غلام حیدر نمبردار	گجو چک، ضلع گوجرانوالہ
.162	والدہ محمد دین	گجو چک، ضلع گوجرانوالہ

نمبرشمار	نام	جگہ
.163	چودھری سردار خاں ابن چودھری نبی بخش	گجو چک، ضلع گوجرانوالہ
.164	صوفی محمد یعقوب ابن میاں غلام بنوری شاہ	گکھڑ منڈی، ضلع گوجرانوالہ
.165	چودھری عبد الحکیم سٹیشن ماسٹر ابن چودھری شرف الدین	عادل گڑھ، گکھڑ، ضلع گوجرانوالہ دارالبرکات متصل سٹیشن قادیان
.166	مولوی فیض احمد	لنگیاں والی، ضلع گوجرانوالہ
.167	محمد حسین	لنگیاں والی، ضلع گوجرانوالہ
.168	احمد ابن محمد بخش	لویریوالہ، ضلع گوجرانوالہ
.169	امام الدین ابن پیر بخش	لویریوالہ ضلع گوجرانوالہ
.170	امیر بخش ابن جان محمد	لویریوالہ، ضلع گوجرانوالہ
.171	چودھری غلام حسن ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر ابن محمد یار وڑائچ	لویریوالہ، ضلع گوجرانوالہ
.172	عبد الغنی ابن چودھری چودھری غلام حسن	لویریوالہ، ضلع گوجرانوالہ
.173	عبد الحمید ابن چودھری غلام حسن	لویریوالہ، ضلع گوجرانوالہ
.174	عبد المجید ابن چوہدری غلام حسن	لویریوالہ، ضلع گوجرانوالہ
.175	بھولا ابن کرم داد	لویریوالہ، ضلع گوجرانوالہ
.176	جمال الدین ابن کرم الدین	لویریوالہ، ضلع گوجرانوالہ
.177	جھنڈا ابن جان محمد	لویریوالہ، ضلع گوجرانوالہ
.178	غلام رسول ابن جھنڈا	لویریوالہ، ضلع گوجرانوالہ
.179	فضل ابن جھنڈا	لویریوالہ، ضلع گوجرانوالہ
.180	اللہ دتا ابن جھنڈا	لویریوالہ، ضلع گوجرانوالہ
.181	چوہڑ خان ابن محمد یار	لویریوالا ضلع گوجرانوالہ
.182	حسین ابن خداداد	لویریوالہ، ضلع گوجرانوالہ
.183	چودھری خان محمد ابن محمد یار	لویریوالہ، ضلع گوجرانوالہ
.184	رحیم بخش ابن عبد الستار	لویریوالہ ضلع گوجرانوالہ
.185	رمضان ابن پیر بخش	لویریوالہ، ضلع گوجرانوالہ
.186	فضل الٰہی ابن عمر بخش	لویریوالہ، ضلع گوجرانوالہ
.187	میاں نظام الدین ٹھیکیدار	لویریوالہ، ضلع گوجرانوالہ
.188	نظام الدین ابن جان محمد	لویریوالہ، ضلع گوجرانوالہ
.189	نبی بخش ابن عبد الستار	لویریوالہ، ضلع گوجرانوالہ
.190	چودھری کرم داد ابن احمد یار	لویریوالہ، ضلع گوجرانوالہ
.191	کریم بخش (غیر مبائع) ابن عبد الستار	لویریوالہ، ضلع گوجرانوالہ
.192	رحیم بخش (غیر مبائع) ابن عبد الستار	لویریوالہ، ضلع گوجرانوالہ
.193	فضل الٰہی قریشی	دبرجی، ضلع گوجرانوالہ
.194	غلام حسین	موہلن کے چٹھہ، ضلع گوجرانوالہ
.195	میاں اللہ دتا	نت، ضلع گوجرانوالہ
.196	حکیم عبد الرحمان ابن حکیم اللہ دتا	نت، گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ
.197	میاں محمد سلطان	نت، ضلع گوجرانوالہ
.198	مولوی محمد عبد اللہ ابن مولوی محمد الدین	بوتالہ، ضلع گوجرانوالہ، سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ دارالصناعت (قادیان)
.199	مولوی احمد دین	بوتالہ، ضلع گوجرانوالہ
.200	غلام محمد باقندہ ابن امیر بخش	نت بوتالہ، بھگوان پورہ گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ

نمبرشمار	نام	جگہ
.201	اسلام خاتون ابن ملک کرم داد	وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ
.202	میاں امام الدین	وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ
.203	پیر بخش	وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ
.204	حافظ غلام رسول وزیر آبادی ابن حافظ محمد حسین	وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ۔ دارالعلوم قادیان
.205	مولوی عبید اللہ مبلغ ماریشس	وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ ماریشس
.206	عبید اللہ	وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ
.207	غلام رسول	وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ
.208	شیخ خدا بخش	وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ۔ فیصل آباد
.209	عبد الرحیم ملازم سفری ڈاکخانہ	وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ
.210	عبد العزیز	وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ
.211	میاں محمد جان	وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ
.212	محمد شفیع ابن عزیز الدین	وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ
.213	محمد دین ابن شہاب الدین	وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ
.214	مستری محمد یار	وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ
.215	میاں محمد دین بٹ	وزیر آباد خاص، ضلع گوجرانوالہ
.216	میراں بخش	وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ
.217	نبی بخش ابن شیخ امیر بخش	وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ
.218	میاں ولی میر	وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ
.219	کرم داد	وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ
.220	میاں میراں بخش ٹیلر ماسٹر ابن میاں شرف الدین	آبادی چاہ روڑا، محلہ احمد پورہ گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ
.221	میاں فضل کریم	اندرون دروازہ ٹھاکر سنگھ گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ
.222	غلام رسول ابن چراغ دین	گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ
.223	شیخ صاحب دین ابن شیخ محمد بخش	گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ
.224	خواجہ محمد شریف ابن شیخ صاحب دین	(ڈھینگرہ ہاؤس) گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ
.225	شیخ مشتاق حسین ابن شیخ عمر بخش	گوجرانوالہ، ضلع گوجرانوالہ۔ لاہور
.226	بابو جمال الدین	گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ
.227	شیخ محمد اسمٰعیل ابن بابو جمال الدین	گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ
.228	میاں محمد بخش	گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ
.229	میاں محمد ابراہیم ابن میاں محمد بخش	گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ
.230	میاں کرم الٰہی (جراح) ابن میاں محمد بخش	گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ
.231	بابو فتح محمد شرما ابن مولوی کرم الٰہی	چوک تھانہ گوجرانوالہ، ضلع گوجرانوالہ، کلرک جنرل پوسٹ آفس کراچی (قادیان)
.232	حکیم مولوی محمد دین	گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ
.233	امۃ العزیز اہلیہ حکیم محمد دین	گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ۔ دارالعلوم قادیان
.234	بابو عبد القدیر	گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ
.235	جھنڈو اہلیہ محمد عبد اللہ بنگوی	گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ
.236	حافظ شاہ رحمان	گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ
.237	حمیدہ بیگم اہلیہ ملک محمد حسن	گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ
.238	حاکم دین ابن شادیوال خاں	گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ

نمبرشمار	نام	جگہ
.239	میاں اللہ بخش ابن میاں غلام رسول	گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ
.240	جیواں بی بی اہلیہ بابو جمال الدین	گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ۔ نَواں پنڈ احمد آباد، قادیان
.241	خلیفہ نظام الدین ابن میاں اروڑا	گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ
.242	چودھری عبد العزیز اوورسیئر ابن چودھری احمد دین	گلی آسا ملتانیہ گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ
.243	محمد حسین خاں ٹیلر المعروف مرزا محمد حسین ابن خدا بخش	گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ دارالرحمت قادیان
.244	محمد رشید خاں مہند سٹیشن ماسٹر ابن خدا بخش	گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ، دارالرحمت قادیان
.245	منشی غلام حیدر سب انسپکٹر ابن میاں محمد بخش	گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ۔ دارالرحمت قادیان
.246	فضل الدین ابن اللہ دتہ درزی	گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ۔ راولپنڈی
.247	قاضی عبد القادر ریٹائرڈ ہیڈ کلرک خزانہ ابن قاضی نور علی	گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ
.248	نور محمد پنشنر تحصیلدار ابن منشی فتح محمد	جلہن ضلع گوجرانوالہ، موچی پورہ کہروڑپکا ضلع ملتان۔ قادیان
.249	خاں نیاز محمد خاں انسپکٹر پولیس سندھ ابن خاں محمد بخش تھانیدار	گوجرانوالہ شہر، ضلع گوجرانوالہ
.250	ڈاکٹر عبد الغنی کڑک ابن میاں اللہ بخش	گوجرانوالہ شہر گل روڈ، تقسیم ملک تا 1955.56)، ضلع گوجرانوالہ، لاہور
.251	مولوی احمد جان مدرس	اصل وطن جالندھر، گوجرانوالہ میں مدرس رہے
.252	علم دین ابن کرم الٰہی کشمیری	بقاپور، ضلع گوجرانوالہ
.253	عبید اللہ ابن حکیم عمر بخش	بقاپور، ضلع گوجرانوالہ۔ دارالفضل قادیان
.254	حکیم عمر بخش	بقاپور، ضلع گوجرانوالہ
.255	مولوی محمد ابراہیم بقاپوری ابن صدر الدین	بقاپور، ضلع گوجرانوالہ، دارالفضل قادیان، ربوہ
.256	جلال الدین	ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ
.257	محمد حیات	بھڑی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ
.258	اللہ جوائی اہلیہ صوبا	ترگڑی ضلع گوجرانوالہ
.259	فتح دین ابن امام بخش	تھابل ضلع گوجرانوالہ
.260	فضل حسین ابن غلام احمد	تلے کے ضلع گوجرانوالہ
.261	برہان بخش، نمبردار	فیروز والا ضلع گوجرانوالہ
.262	محمد ہاشم	فیروز والا ضلع گوجرانوالہ
.263	انعام اللہ	قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ
.264	بلند خاں	قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ
.265	پیر محمد ابن دولو	قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ
.266	چراغ الدین	قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ
.267	عبد العزیز	قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ
.268	عبد اللہ، مولوی مدرس	قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ
.269	غلام محی الدین	قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ
.270	ثناء اللہ	کالیکے ضلع گوجرانوالہ
.271	غلام محمد	منڈیالہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ
.272	احمد حسن، منشی	وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ
.273	احمد دین	وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ
.274	نیاز احمد شیخ وزیر آبادی	وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

نبیلہ رفیق۔ ناروے

کیلنڈر کی آپ بیتی

جوں جوں انسانی عقل نے ترقی کی۔ اپنی ضرورت اور سمجھ کے مطابق زندگی کے مختلف پہلوؤں کے لئے نئی سے نئی ایجادات وجود میں آتی رہیں۔ ایسی ہی ایجادات میں ایک کیلنڈر بھی ہے۔ جو دنیاوی اور مذہبی ہر دو نظاموں کی ضروریات کا ایک اہم حصہ ہے۔

دن رات کے اوقات اور مہ و سال دُنیا کے ہر مذہب میں ایک مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ آج دُنیا میں جو کیلنڈر استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس کا وجود پہلے زمانے کے بہت سے کیلنڈروں کی مدد سے ڈھالا گیا ہے۔ گویا یہ ایک لمبے مرحلے اور بہت سے مدارج سے گزر کر موجودہ ترقی یافتہ شکل کو پہنچا۔

اس ایک کیلنڈر کے علاوہ بھی بہت سے کیلنڈر ہیں جو مختلف مذاہب والے اپنی مذہبی اور تاریخی ضروریات کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس قسم کے ہر ایک کیلنڈر کا دائرہ اس کے اپنے مسلک اور ماحول تک ہی رہتا ہے۔

تقریباً ہر قسم کے کیلنڈر کی بنیاد چاند اور سورج کے طلوع و غروب ہونے کے اوقات پر ہے۔ اس وقت دُنیا میں تین قسم کے کیلنڈر ہیں جو عالمی سطح پر استعمال میں ہیں:

1. قمری کیلنڈر
2. شمسی کیلنڈر
3. شمسی و قمری کیلنڈر

قمری کیلنڈر

کیلنڈر کی یہ قسم سب سے قدیم تصور کی جاتی ہے۔ اس کے مہینے کی لمبائی ایک چاند کے پہلے دن کے طلوع ہونے سے دوسرے چاند کے پہلے دن تک ہوتی ہے۔ اس میں مذہبی تہواروں کے دن اور اوقات چاند کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔

شمسی کیلنڈر

اس کیلنڈر میں چاند کے بڑھنے یا گھٹنے کا عمل دخل نہیں ہوتا اور اس میں تین سو پینسٹھ اعشاریہ پچیس دن ہوتے ہیں۔ یہ مغرب اور عیسائی دُنیا کا کیلنڈر کہلاتا ہے۔ اس میں مذہبی دن اور تہوار ہمیشہ سے مخصوص اوقات پر منائے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں Easter اور Pinse کے تہوار اسرائیلی روایات کے مطابق منائے جاتے ہیں۔

شمسی و قمری کیلنڈر

یہ کیلنڈر چاند کے ساتھ منسلک ہو کر سال کے مختلف اوقات متعین کرتا ہے۔ اس میں مذہبی تہوار اور دن ہمیشہ مخصوص اور متعین تاریخوں اور مہینوں میں منائے جاتے ہیں۔ اس کیلنڈر میں اکثر مخصوص دن محض مذہبی ربط سے ہی بندھے نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ اوقات بعض خاص تہواروں کی خصوصیت اور انفرادیت کی ایک خاص وجہ بن جاتے ہیں۔ یعنی سال کے مختلف اوقات اور تہوار آپس میں ایسے لازم وملزوم بن جاتے ہیں کہ ایک دوسرے کو ہر ایک نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ مثلاً ہندوؤں کی دیوالی یہودیوں کی Chanukka عیسائیوں کا کرسمس وغیرہ وغیرہ۔

کیلنڈروں کے اصول وضوابط اور طریقِ کار

رومن کیلنڈر

رومن تہذیب دُنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک تہذیب ہے۔ پہلا کیلنڈر جو ان کے ہاں تیار کیا گیا۔ اس میں مہینے کے پہلے دن کو Kalendra کہا جاتا تھا۔ یہ لاطینی زبان کا لفظ ہے، جس کا مطلب ہے آواز دینا، واضع کرنا یا جان پہچان کرنا۔

قدیم رومی کیلنڈر دس مہینوں پر مشتمل تھا، یہ قمری کیلنڈر تھا اور اسکے ایک سال میں 295 دن شمار کئے جاتے تھے۔ سال کا پہلا مہینہ مارچ تھا، ساتویں آٹھویں نویں اور دسویں مہینے کا ماخذ لاطینی تھا بعد میں گیارھویں اور بارھویں مہینے کا اضافہ بھی کر دیا گیا۔

قدیم رومن تہذیب میں یہ دستور تھا کہ ہر چاند کی پہلی تاریخ کو نئے مہینے کی پہلی تاریخ کا اعلان کیا جاتا تھا۔

جولین کیلنڈر۔ عالمی متعین اوقات سے چھیالیس سال پہلے کی بات ہے کہ ایک رومن بادشاہ جولیس سیزر نے قدیم رومی کیلنڈر میں اصلاح کی اُس نے قمری مہینوں کے انداز کو ترک کر کے شمسی انداز میں ترتیب دیا۔ جولیس سیزر کی اس ترتیب کے مطابق سال میں 365,25 دن ہوتے تھے۔ اور ہر چوتھا سال لیپ کا سال ہوتا تھا۔ اس تبدیلی سے پہلے والے کیلنڈر میں ایک مہینے کے دنوں کی تعداد 29-30 تھی، اور تبدیلی کے بعد جولیس سیزر والے کیلنڈر میں ایک ماہ کے دنوں کی تعداد 30-31 کر دی گئی۔

قدیم رومن کیلنڈر میں جولائی اور اگست کے مہینوں میں 30,30 دن تھے، مگر جولیس سیزر نے اپنے نام کے مہینے یعنی جولائی کو ممتاز کرنے کے لئے قدیمی سال کے آخری مہینے یعنی فروری سے ایک اور دن نکال کر اسے مستقل طور پر جولائی میں شامل کرلیا۔ جولیس سیزر نے اپنے نئے کیلنڈر میں ایک اور تبدیلی بھی کی کہ مارچ کے پہلے مہینے کو چھوڑ کر جنوری کو سال کا پہلا مہینہ قرار دیا۔ البتّہ مہینوں کے نام وہی رہنے دئے گئے۔ اس کیلنڈر کی رُو سے شہر روم کی بنیاد کا دن 20 04. 753 قبل عالمی تعین اوقات بتایا جاتا ہے۔ اس کے بعد جب شاہِ آگسٹس تخت پر بیٹھا تو اس نے بھی فروری کے مہینے سے ایک دن لے کر اپنے نام کے مہینے یعنی اگست میں مستقلاً شامل کر لیا۔ اس طرح فروری کے پاس کُل 28 دن باقی رہ گئے۔ البتّہ لیپ کے سال میں فروری کا مہینہ 29 دن کا ہونا شروع ہوگیا۔

عیسائی کیلنڈر۔ اگرچہ عیسائی دُنیا عملی طور پر اصلاح شدہ رومی کیلنڈر یعنی جولیس سیزر کا کیلنڈر ہی استعمال کرتی ہے۔ مگر وقت کا حسابی آغاز روم کی بنیاد کے دن کی بجائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے دن سے کرتے ہیں۔ اس سلسلے کی دلچسپ بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا دن مہینہ اور سال کا صحیح تعین ابھی تک بھی نہیں ہو سکا۔

عیسائی کیلنڈر کا آغاز محض ایک متعین دن اور سال سے ہوتا ہے۔ اسے In the year of love کا نام دیا گیا ہے۔ اس میں عیسائیوں نے قدیم اسرائیلی سات دنوں کا ہفتہ برقرار رکھا۔ مگر سبت کے دن کی بجائے رومی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اتوار کے دن کو تعطیل قرار دے کر مذہبی تقدس کا درجہ دے دیا۔

گریگورین کیلنڈر۔ اب مسئلہ یہ ہوا کہ جولین کیلنڈر بھی اپنی تعین اوقات کے لحاظ سے پورا نہیں ٹھہرتا تھا۔ ہر سال گزرے ہوئے وقت میں گیارہ منٹ اور چودہ سیکنڈ کا اضافہ ہوتا رہا۔ اس طرح ہر 128 سال کے بعد ''وقت'' پورا ایک دن آگے ہوجاتا اور 1582ء میں ''وقت'' رائج تاریخ سے دس دن آگے نکل گیا۔ پوپ گریگوری ہشتم نے جولیس کیلنڈر میں مزید اصلاح کی، وہ اس طرح کہ کیلنڈر میں سے دس دن کم کر دئے۔ یعنی 04 .1 .0 1582 کو 15.10.1582 قرار پائی۔ مگر لیپ کا سال اپنی جگہ پر برقرار رہا۔ اور صدی کا سال صرف وہی لیپ کا سال کہلاتا، جو چار کے بجائے چار سو پر تقسیم ہوتا ہو۔

دُنیا کے تمام ملکوں نے گریگورین اصلاح کو فوری طور پر اختیار نہیں کیا، بلکہ پہلے پہل صرف انہی ریاستوں نے اسے اختیار کیا جو رومن کیتھولک عقیدے کے حامل تھے۔ دیگر ممالک جو رومن پوپ سے منسلک نہیں تھے۔ یعنی قدیم یونانی اور پروٹسٹنٹ ممالک، اُنہوں نے اسے فوراً نہیں بلکہ کچھ پس وپیش کے بعد اختیار کیا،

مغربی یورپ کے غیر کیتھولک ممالک نے سترویں اور اٹھارویں صدی اور مشرقی یورپ کے قدیمی یونانی آرتھوڈکس عقیدے کے حامل ملکوں نے تو بہت بعد میں جا کر اس کیلنڈر کو اپنے ممالک میں رائج کیا۔ ناروے میں اس کیلنڈر کا اجراء 1700ء میں ہوا اور اس وقت تک ان دونوں کیلنڈروں کا آپس کا فرق 13 دنوں کا ہو چکا تھا۔ یونان روس، سربیا اور رومانیہ نے اس کیلنڈر کا نظام اپنے ملک میں 19ویں صدی میں رائج کیا۔ مگر یہ لوگ مذہبی ایام جولیس کیلنڈر کے حساب سے ہی منایا کرتے تھے۔

مختصر یہ کہ ترمیم شدہ رومن کیلنڈر کو گریگورین کیلنڈر میں شامل کر دیا گیا۔ جو آج کی دُنیا میں عام استعمال میں ہے اس بین الاقوامی جاری شدہ کیلنڈر کے علاوہ اور بھی بہت سے کیلنڈر ایسے ہیں جو اپنے اپنے دائرہ اور مسلک میں جاری ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

چینی کیلنڈر۔ دُنیا میں سب سے پرانا شمسی وقمری کیلنڈر چین سے منسوب کیا جاتا ہے۔ چودہ سو سال پہلے ان کے ہاں ایک سال بارہ مہینے کا ہوتا تھا۔ ہر مہینہ 29 یا 30 دنوں پر مشتمل ہوتا۔ اور ہر 245 سال کے بعد لیپ کا سال آتا تھا۔ اس کیلنڈر میں بھی مذہبی دن موسموں کے حساب سے آتے تھے۔ اس زمانہ میں لوگوں کے تہوار فصلوں کی کٹائی اور بوائی کے اوقات سے منسلک ہوتے تھے۔ سال کا آغاز موسمی سال کے دوسرے چاند کی پہلی تاریخ کو سردیوں کا سورج چڑھنے کے بعد ہوتا۔ ان کے کیلنڈر کا ایک سرکل 12 سال پر مشتمل ہوتا۔

ہر سال کا نام ایک جانور کے نام پر رکھا گیا کیونکہ جانوروں کی خصوصی عادات ان کے نزدیک ایک معنی رکھتی تھیں۔ کسی مخصوص نام کے جانور کے سال میں پیدا ہونے والے واقعات اور اس سال کے دوران پیدا ہونے والے لوگوں کی عادات و اطوار کی آپس میں مناسبت ہوتی تھی۔

ایرانی کیلنڈر۔ چونکہ ملکِ ایران میں قدیم سے زرتشتی مذہب رائج

تھا۔ لہٰذا کیلنڈر بھی زرتشتی مذہب کے تحت ہی جاری تھا۔ جب مسلمانوں نے ایران فتح کیا تو ایرانی کیلنڈر میں اسلامی کیلنڈر کے تحت کچھ تبدیلیاں کی گئیں۔یعنی شمسی کے ساتھ قمری کیلنڈر کے کچھ اصول بھی شامل کر دیئے گئے۔ ہذا قومی تہوار یعنی نوروز وغیرہ مغربی کیلنڈر کے تحت اور باقی اسلامی تہوار اسلامی کیلنڈر کے مطابق منائے جاتے ہیں۔

بدھ کیلنڈر۔ اپنے آغاز میں بدھ مت نے ہندوؤں کا روائتی کیلنڈر استعمال میں رکھا۔ مگر جوں جوں بدھ لوگ دُنیا میں پھیلتے گئے انہوں نے دوسرے کیلنڈر بھی استعمال کرنا شروع کر دئے۔ بدھ مت کی تعلیم کا ایک مرکزی نکتہ یہ ہے کہ باہر کی دنیا میں ہر وہ چیز اچھی ہو مگر انکے عقائد سے نہ ٹکراتی ہو تسلیم کی جاتی ہے۔ اور پھر یہ ’’اچھی بات‘‘ ایک بدھ (Budhist) کی زندگی کا حصہ بن جاتی ہے۔ ان کے ہاں صرف نئے سال کے جشن کا تہوار ہی 13 اپریل کو کیا جاتا ہے۔ وگرنہ بدھ مت کے دوسرے تمام تہوار پورے چاند کی تاریخ کو منائے جاتے ہیں۔ ان کے کیلنڈر کے مطابق ایک ماہ میں چار دن مقدس کہلائے جاتے ہیں۔ گویا ہر ہفتے میں ایک دن مقدس ہوتا ہے، اسے یہ لوگ روزے کا دن بھی کہتے ہیں۔

یہودی کیلنڈر۔ یہودی لوگ شمسی وقمری کیلنڈر استعمال کرتے ہیں۔ ان کے ہاں مذہبی تہوار منانے کے لئے بھی شمسی و قمری اصول استعمال ہوتے ہیں۔یعنی مذہبی تہوار ہر سال مخصوص تاریخوں میں ہی منائے جاتے ہیں۔ اُنیس برسوں کے دوران ایک دفعہ ایک نیا مہینہ بنایا جاتا ہے۔ جو کہ مندرجہ ذیل اعداد میں سے کسی ایک عدد والے سال کا بنتا ہے۔ یہ اعداد: 19،17،14،11،8،6،3 ہیں نئے سال کا آغاز سال کے ساتویں چاند کی پہلی تاریخ کو ہوتا ہے، یہ مہینہ تشری کہلاتا ہے

اسلامی کیلنڈر۔قمری نظام کے بارے میں قرآنی ارشادات

1۔ بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہے۔ اللہ کی کتاب میں، جب سے آسمان اور زمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔ (التوبہ: 36) ہجری کیلنڈر کے اعتبار سے غروب آفتاب سے نئی تاریخ کا آغاز ہوتا ہے۔ اسلامی کیلنڈر کے مہینوں کے اسماء اور ترتیب عرب دنیا میں قدیم سے رائج ہے۔ احادیث شریفہ میں ان اسماء کا ذکر کئی اہم واقعات کے سلسلہ میں ملتا ہے۔ اگرچہ مہینوں کے یہی نام تھے جو قبلِ اسلام بھی عرب معاشرہ میں انہی ناموں کے ساتھ رائج تھے۔

سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں جب اسلامی حکومت دور دور تک پھیل گئی۔ ایک مرتبہ حضرت ابوموسی اشعریؓ جب کوفہ کے گورنر تھے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی۔ ’’آپ کی طرف سے ہمیں جو احکامات ملتے ہیں ان خطوط پر تاریخ نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں حکم نامہ کی تاریخ کا وقت معلوم نہیں ہو پاتا۔ جس کی وجہ سے ان پر عمل کرنے میں دشواری پیش آتی ہے۔‘‘

اس پر حضرت عمرؓ نے صحابہ کرام کی ایک کمیٹی ترتیب دی جو اسلامی کیلنڈر مرتب کرے۔ اس سلسلہ میں چند ایک تجاویز زیر غور آئیں۔ حضرت علیؓ کی پیش کردہ تجویز کہ اسلامی کیلنڈر کا آغاز آنحضرت نبی کریم ﷺ کی مکہ سے مدینہ کی ہجرت کے وقت سے شروع کی جائے۔ کیونکہ پہلی اسلامی مملکت ہجرت کے بعد ہی مدینہ میں قائم ہوئی تھی۔ حضرت عمر فاروقؓ کو حضرت علیؓ کی یہ تجویز پسند آئی اور اسی کی آپ نے منظوری عطا فرمائی جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج تک دنیائے اسلام میں رائج ہے۔

(الفضل آن لائن یکم جنوری 2022ء)

احمدیہ کیلنڈر۔: تقویم ہجری شمسی کا آغاز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1940ء میں جاری کیا تا یہ اسلامی کیلنڈر عیسوی کیلنڈر کی جگہ استعمال کیا جاسکے۔ اس کے مہینوں کے نام تاریخ اسلام کے مشہور واقعات سے ماخوذ ہیں جو درج ذیل ہیں۔ مضمون کی طوالت کے خوف کی وجہ سے ہم صرف موجودہ عالمی کیلنڈر کے مہینوں کے ناموں کے ساتھ نام لکھ رہے ہیں۔

1۔ صلح (جنوری)
2۔ تبلیغ (فروری)
3۔ امان (مارچ)
4۔ شہادت (اپریل)
5۔ ہجرت (مئی)
6۔ احسان (جون)
7۔ وفا (جولائی)
8۔ ظہور (اگست)
9۔ تبوک (ستمبر)
10۔ اخاء (اکتوبر)
11۔ نبوت (نومبر)
12۔ فتح (دسمبر)

اسلامی تاریخ اور حضرت محمد ﷺ کی زندگی کے واقعات کو عالمی کیلنڈر کے مہینوں کے ناموں پر رکھنا جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیرالدین محمودؓ کا ایک سنہری کارنامہ ہے، اس سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ جماعتِ احمدیہ اسلام اور آنحضور ﷺ کی زندگی کے واقعات کو کس قدر اہمیت دیتی ہے۔

رپورٹ: عاطف احمد زاہد۔مربی سلسلہ ایڈیلیڈ، آسٹریلیا

ایڈیلیڈ، آسٹریلیا میں تبلیغی بک سٹال کا انعقاد

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ایڈیلیڈ ویسٹ کو گزشتہ سال اکتوبر سے ایڈیلیڈ شہر کی ایک مصروف ماہانہ مارکیٹ Fullarton میں بکسٹال لگانے کی توفیق مل رہی ہے۔ الحمدللہ مورخہ 27اگست 2022ء کو پانچ احباب جماعت پر مشتمل ایک گروپ نے ماہ اگست کی مارکیٹ میں تبلیغی سٹال لگایا۔شدید سردی اور مطلع ابر آلود ہونے کے باعث شروع میں مارکیٹ وزٹ کرنے والوں کی تعداد بہت کم رہی۔ تقریباً دس بجے سورج نکل آیا اور موسم کھل گیا اور کثیر تعداد میں لوگوں نے مارکیٹ کا رخ کیا اور متعدد سٹالز پر رش ہونا شروع ہوگیا جبکہ ہمارا اسٹال موسم کے کھلنے کے باوجود بھی غیر مصروف ہی رہا۔

بہر حال اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا اور تائید الٰہی کا نظارہ اس وقت دیکھنے کو ملا جب ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر والا pull up بینر سٹال کے اندر سے اٹھا کر باہر سامنے آویزاں کیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر کی برکت سے ہمارا سٹال بہت مصروف ہوگیا اور ہر شخص گزرتے وقت رک کر آپؑ کی تصویر کا بغور مشاہدہ کرتا۔ ایک عورت حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر کو کافی دیر تک مشاہدہ کرنے کے بعد ہمارے پاس سٹال پر تشریف لائی اور دریافت کیا کہ کیا یہ کسی صوفی کی تصویر ہے؟ ہم نے انہیں بتایا کہ یہ اس زمانے کے امام حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر ہے۔ اس کے بعد ان کے ساتھ مختلف موضوعات پر تفصیلی گفتگو ہوئی اور ان کو پڑھنے کے لئے چند جماعتی کتب بھی دیں۔

تبلیغ کا یہ سلسلہ عمدہ رنگ میں جاری تھا کہ اچانک ایک ناخوشگوار واقعہ پیش آیا جب ایک شخص بہت غصے میں ہمیں گالیاں دیتے ہوئے ہمارے سٹال کے سامنے سے گزرا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس واقعہ کو بھی ہمارے حق میں پھیر دیا اور لوگوں کی توجہ پہلے سے بھی زیادہ ہمارے سٹال کی طرف مبذول فرمادی۔ اس واقعے کے فوراً بعد ہمارے ساتھ والے سٹال پر موجود دو عورتوں نے ہمارے ساتھ گفتگو شروع کر دی اور ان میں سے ایک نے بتایا کہ وہ لجنہ اماءاللہ کے کئی پروگراموں میں شامل ہوئیں ہیں اور انہوں نے ہماری مسجد کو بھی وزٹ کیا ہوا ہے۔ یہ واضح طور پر معلوم ہو رہا تھا کہ اس شخص کی بدکلامی کے باعث وہ ہم سے ہمدردی کا اظہار کر رہیں تھیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تبلیغی سٹال نہایت کامیاب رہا اور ہمیں کئی نئے تبلیغی contacts بنانے کا موقع ملا۔ الحمدللہ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس عاجزانہ کاوش کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی ہمیں احسن رنگ میں اسلام احمدیت کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

شازیہ افروز

ایک مکمل فیملی
مشتمل بر
ہمت، حوصلہ، وقار، دعا، امید اور توکل

رات کے اندھیرے میں ہمت اچانک چونک کے اٹھی تو اسے محسوس ہوا کہ جب ہمت سوئی ہوئی تھی تو مایوسی نے اسے جکڑ لیا تھا۔

ہمت نے خود کو چھڑانے کی بہت کوشش کی لیکن مایوسی نے اس کے ہاتھ پاؤں باندھ رکھے تھے۔ ہمت خود کو چھڑانے میں ناکام ہوگئی۔ اور ہمت ہار گئی۔

ہمت نے سوچا اسے اب کسی کو مدد کے لیے پکارنا چاہیے۔ اس نے چیخ چیخ کے پکارا لیکن خوف کے سوا کوئی نہ آیا تو ہمت نے خوف کو ہی اپنا سہارا بنالیا اسے ہی اپنا ہمدرد سمجھ لیا۔ اور خاموش ہوگئی۔

لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہمت کمزور اور بیمار رہنے لگی تو اس کی سہیلی فکر اس کی عیادت کرنے آئی۔ تو اسے پتا چلا کہ ہمت کے بابا حوصلہ اور اس کی والدہ امید ہمت سے ناراض ہیں کیونکہ خوف نے ان کو بھی مایوس کر دیا ہوا ہے۔

ہمت کا بھائی وقار جب سے اپنی ہی نظر سے گر گیا تھا وہ کسی کا بھی سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا اور ہمت سے بھی ملنے نہیں آتا تھا۔

لیکن اس کی بہن دعا اس کے لیے بہت پریشان رہتی اور ہر وقت دربار الٰہی کے چکر کاٹتی اور التجا کرتی رہتی کہ ہمت کو ٹھیک کر دیا جائے۔ تا کہ وہ ہر مشکل کا سامنا کر سکے اور خوف سے اس کی جان چھوٹ جائے۔

ایک دن ہمت کے دروازے پہ کسی نے دستک دی تو ہمت نے مشکل سے چل کر دروازہ کھولا تو اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی اور اسکو یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا دیکھ رہی ہے۔

اس کی بہن دعا اس کی ساری فیملی کو لے کے دروازے پہ کھڑی تھی۔ بابا حوصلہ، والدہ امید، بھائی وقار یہاں تک کہ اس کا بڑا بھائی توکل بھی بانہیں پھیلائے کھڑا تھا کہ آ بہن گلے لگ جا۔ ہمت نے اپنے بڑے بھائی توکل کو عرصہ ہوا دیکھا نہیں تھا کیونکہ بے یقینی اور خوف نے ان کو اس سے دور کر رکھا تھا۔

ہمت اپنے بھائی توکل کی طرف لپکی اور اس کے گلے لگ کے رونے لگی کہ آنے میں اتنی دیر کیوں کر دی۔ بھائی نے کہا اس نے تو بہت دفعہ دستک دی تھی لیکن خوف نے ہی ہمیشہ دروازہ کھولا اور کہا تھا کہ ہمت یہاں نہیں ہے۔

دعا ہاتھ میں کچھ پھل تھامے کھڑی بہت خوش نظر آرہی تھی کہ اس کی التجا قبول ہوگئی ہے اور اس لیے یہ پھل ہمت کے لیے دربار الٰہی سے لائی ہے۔

دعا کہنے لگی یہ پھل صبر کے پھل ہیں جو بہت میٹھے ہیں لے لو۔ جیسے جیسے انہیں کھاؤ گی یہ بڑھتے جائیں گے۔

ہمت کو تو خوشی سے جیسے پر لگ گئے ہوں۔ وہ جھوم جھوم کے حمد و ثنا کے گیت گا رہی تھی اور جیسے ساتویں آسمان پہ اُڑ رہی تھی۔

ہمت کو یوں خوش دیکھ کے سب نے شکر کیا کہ آخر ہمت مل ہی گئی۔ اور سب کو یوں اکٹھا دیکھ کے خوف تو ایسے غائب ہوا جیسے گدھے کے سر سے سینگ

فقہی کارنر

ہم کفو رشتہ بہتر ہے لازمی نہیں

ایک دوست کا سوال حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں پیش ہوا کہ ایک احمدی اپنی ایک لڑکی غیر کفو کے ایک احمدی کے ہاں دینا چاہتا ہے حالانکہ اپنی کفو میں رشتہ موجود ہے۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

اگر حسب مراد رشتہ ملے تو اپنی کفو میں کرنا بہ نسبت غیر کفو کے بہتر ہے لیکن یہ امر ایسا نہیں کہ بطور فرض کے ہو۔ ہر ایک شخص ایسے معاملات میں اپنی مصلحت اور اپنی اولاد کی بہتری کو خوب سمجھ سکتا ہے۔ اگر کفو میں وہ کسی کو اس لائق نہیں دیکھتا تو دوسری جگہ دینے میں حرج نہیں اور ایسے شخص کو مجبور کرنا کہ وہ بہر حال اپنی کفو میں اپنی لڑکی دیوے، جائز نہیں ہے۔

(بدر 11 اپریل 1907ء صفحہ 3)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

دعا کا تحفہ

بیت الخلاء جانے کی دُعا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو یہ دُعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَائِثِ

(بخاری کتاب الطہارت)

ترجمہ: اے اللہ! مَیں تیری پناہ میں آتا ہوں ہر قسم کی ناپاک چیزوں اور ناپاک کاموں اور باتوں سے۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 54)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

سبق آموز بات

معجزات

اللہ کے مامورین، بزرگان اور اپنے عظیم اسلاف سے وابستہ معجزات پر کامل یقین ہو تو بہت تھوڑے اسباب میں بھی اتنا فضل شامل ہو جاتا ہے کہ کثرت مال کی کوئی حاجت نہیں رہتی، نہ ہی مستقبل کے وسوسے اور نہ ہی کوئی خوف باقی رہ جاتا ہے۔ کیونکہ مستقبل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اس سے محفوظ اور قابل بھروسہ ہاتھ تو کوئی ہو ہی نہیں سکتا اور اللہ کا خوف واقعی موجود ہو تو وہ دل میں کوئی اور خوف باقی رہنے ہی نہیں دیتا۔

مرسلہ: کاشف احمد

طلوع وغروب آفتاب

30/ستمبر 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:55	18:09
مدینہ منورہ	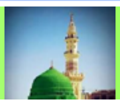	04:55	18:10
قادیان		05:00	18:15
ربوہ		04:40	17:55
اسلام آباد ٹلفورڈ	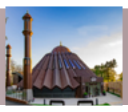	05:32	18:44